عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ختم نبوت

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

WEEKLY KHATME NUBUWWAT INTERNATIONAL

جلد ۷ — شمارہ ۲۹

حیات طیبہ تاجدار ختم نبوت ﷺ پر ایک نظر

سیدنا فاروق اعظمؓ کے کارنامے — منظوم

زبان کی حفاظت لازم جانیں

شراب کے نقصانات

عجیب تحریفیں اور تاویلیں

عالمی مجلس کے وفد کی امریکہ میں مصروفیات — مرزا طاہر کی حواس باختگی

مصیبت پر صبر کے فضائل

قسط ۱

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا قدس سرہ

اور ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف (جو مخالفین کی طرف سے یا حوادث سے پیش آئے) اور کسی قدر فقر و فاقہ سے اور کسی قدر مال اور جان اور پھلوں کی کمی سے (پس تم لوگ اس قسم کی جو چیزیں پیش آ دیں ان پر صبر کرنا) اور آپ ان صبر کرنے والوں کو بشارت سنا دیجئے (جن کی یہ عادت ہے) کہ جب ان پر کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھتے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ شانہٗ کی خاص خاص رحمتیں ہیں اور رحمتِ عامہ بھی ہے اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

ف: مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰہِ کا زبان سے پڑھنا بھی مفید اور باعثِ اجر ہے اور دل سے اس کے معنی سمجھ کر پڑھنا اور بھی زیادہ موثر اور باعث اجر اور باعث طمانیت ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم سب کے سب (مع اپنی جانوں کے اور مالوں کے) اللہ تعالیٰ ہی کی ملک ہیں (اور مالک کو اپنی ملک میں ہر طرح تصرف کا حق ہے وہ جس طرح چاہے تصرف کرے) اور ہم سب اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ یعنی مرنے کے بعد سب کو وہیں جانا ہے، یہاں کے نقصانات اور تکالیف کا بدلہ اور ثواب بہت زیادہ وہاں ملے گا۔ جیسا کہ دنیا میں کسی شخص کا کچھ نقصان ہو جائے اور اس کو کامل یقین ہو کہ اس نقصان کے بدلہ میں اس سے بہت زیادہ بہت جلد مل جائے گا تو اس کو اپنے نقصان کا ذرا سا بھی رنج نہیں ہوتا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ شانہٗ کے یہاں زیادہ سے زیادہ بدلہ ملنے کا یقین ہو جائے تو پھر ذرا بھی کلفت نہ رہے۔ لیکن ہم لوگوں میں چونکہ ایمان اور یقین کی کمی ہے اس وجہ سے ذرا سی مشقت، ذرا سی تکلیف، ذرا سا نقصان بھی ہمارے لئے مصیبتِ عظمیٰ بن جاتا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے اپنے کلام میں اس کی طرف بھی مجملاً اور مفصلاً بہت جگہ تنبیہ فرمائی ہے کہ یہ دنیا سخت ابتلاء اور امتحان کی جگہ ہے اور کئی کئی مضمونوں میں امتحان ہوتا ہے۔ کبھی مال کی افراط سے کہ اس کو کس طرح کمایا اور کس طرح خرچ کیا جا رہا ہے اور کبھی فقر و فاقہ سے کہ اس کا کس طرح استقبال کیا جا رہا ہے، جزع و فزع سے یا صبر و صلوٰۃ سے، اسی لیے بار بار صبر و صلوٰۃ اور اللہ کی طرف رجوع کی ترغیبیں دی جاتی ہیں اور اس پر تنبیہ کی جاتی ہے کہ تم آج کل زیرِ امتحان ہو، ایسا نہ ہو کہ اس امتحان میں فیل ہو جاؤ۔ نمونہ کے طور پر چند آیات کی طرف اشارہ کرتا ہوں۔

۲ اور مدد حاصل کرو صبر کے ساتھ اور نماز کے ساتھ۔

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں کہ یہ دونوں چیزیں اللہ کی طرف سے مدد ہیں ان سے مدد لو۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضورؐ کے ساتھ سواری پر سوار تھا حضورؐ نے فرمایا۔ لڑکے میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں، تجھے حق تعالیٰ شانہٗ ان سے نفع دیں گے۔ میں نے عرض کیا ضرور بتائیں، ارشاد فرمایا کہ اللہ کی حفاظت کر (یعنی اس کے حقوق ادا کر) اللہ تعالیٰ شانہٗ تیری حفاظت فرمائیں گے اللہ تعالیٰ کے (حقوق) کی حفاظت کر تو اس کو (ہر وقت اپنی مدد کے لئے) سامنے پائے گا، ثروت کی حالت میں اللہ تعالیٰ شانہٗ کو پہچان لے (یعنی یاد کرے) وہ تجھے مصیبت کے اوقات میں پہچانے گا (مدد کرے گا) اور یہ اچھی طرح جان لے کہ جو کچھ بھی مصیبت تجھے پہنچی ہے وہ ہرگز تجھ سے چوکنے والی نہ تھی اور جو نہیں پہنچی وہ کبھی بھی پہنچنے والی نہ تھی اگر ساری مخلوق سب کی سب مل کر اس کی کوشش کریں کہ وہ تجھے کچھ دیں اور اللہ تعالیٰ شانہٗ اس کا ارادہ نہ کریں تو وہ سب کے سب ہرگز اس پر قادر نہیں ہو سکتے کہ تجھے کچھ دے دیں اور اگر وہ سب کے سب مل کر تجھ سے کسی مصیبت کو ہٹانا چاہیں اور اللہ تعالیٰ شانہٗ نہ چاہے تو وہ کبھی بھی اس مصیبت کو نہیں ہٹا سکتے۔ تقدیر کا قلم ہر اس چیز کو لکھ چکا ہے جو قیامت تک ہونے والی ہے۔ جب تو کچھ مانگے تو صرف اللہ ہی سے مانگ اور جب مدد چاہے تو صرف اللہ ہی سے چاہ، اور جب بھروسہ کرے تو صرف اللہ ہی پر بھروسہ کر، ایمان و یقین اور شکر کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے لئے عمل کر اور یہ خوب جان لے کہ ناگوار چیزوں پر صبر بہت بہتر چیز ہے اور اللہ کی مدد صبر کے ساتھ ہے اور مصیبت کے ساتھ راحت ہے اور تنگ دستی کے ساتھ فراخ دستی ہے۔ یعنی جب کوئی تکلیف پہنچے تو سمجھ لو کہ اب کوئی راحت بھی ملنے والی ہے اور جب تنگی ہو تو سمجھو کہ اب فراخی بھی ہونے والی ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص بھوکا ہو یا محتاج ہو اور اپنی حاجت کو لوگوں سے چھپائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو ایک سال کی روزی حلال طریقہ سے عطا فرمائیں گے۔

حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ کو جب کوئی اہم چیز پیش آتی تو نماز کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ پہلے انبیاء علیہم السلام کو جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو وہ نماز میں مشغول ہوتے۔ حضرت ابن عباسؓ ایک مرتبہ سفر میں جا رہے تھے۔ راستہ میں اپنے بیٹے کے انتقال کی خبر سنی۔ سواری سے اترے دو رکعت نماز پڑھی اور اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہی حکم دیا ہے۔ پھر یہ آیت وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ پڑھی۔

حضرت عبادہؓ کے انتقال کا وقت قریب ہوا تو فرمایا کہ میں تم میں سے ہر شخص کو اس سے روکتا ہوں کہ کوئی مجھے روئے اور جب میری جان نکل جائے تو ہر شخص بہت اچھی طرح وضو کرے اور مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھے۔ اور پھر میرے لیے دعائے مغفرت کرے اور پھر جلد ہی مجھے دفن کر دینا۔

ہفت روزہ
کراچی
ختم نبوۃ
انٹرنیشنل

جلد نمبر | ۱۳ تا ۱۹ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ بمطابق ۲۳ تا ۲۹ دسمبر ۱۹۸۸ء | شمارہ ۲۹

زیر سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبہ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون ۷۱۱۹۷۱

LONDON OFFICE
35 STOCK WELL GREEN
LONDON SW9 9 HZ U.K.
Ph: 01-737-8199

سالانہ چندہ

سالانہ ۔/۱۵۰ روپے ـــ ششماہی ۔/۷۵ روپے
سہ ماہی ۔/۴۵ روپے ـــ فی پرچہ ۔/۳ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک / ڈرافٹ بھیجنے کیلئے الائیڈ بنک
بنوری ٹاؤن برانچ اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان

سرپرستان

- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہ ـــ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
- مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ـــ پاکستان
- مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ـــ برما
- حضرت مولانا محمد یونس صاحب ـــ بنگلہ دیش
- شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب ـــ متحدہ عرب امارات
- حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ـــ جنوبی افریقہ
- حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ـــ برطانیہ
- حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ـــ کینیڈا
- حضرت مولانا سعید انکار صاحب ـــ فرانس

اندرون ملک نمائندے

اسلام آباد	عبدالرؤف
گوجرانوالہ	حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ	ایم عبدالرحیم شکر گڑھ
مری	قاری محمد اسد اللہ عباسی
بہاولپور	محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر	دین محمد فریدی
جھنگ	غلام حسین
ٹنڈو آدم	محمد راشد مدنی
پشاور	مولانا نور الحق نور
لاہور	مولانا کریم بخش
مانسہرہ	سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد	مولوی فقیر محمد
لیہ	حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسماعیل خان	محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان	فیاض حسن سجاد، نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ / ننکانہ	محمد متین خالد
ملتان	عطاء الرحمان
سرگودھا	حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد (سندھ)	نذیر احمد بلوچ
گجرات	چوہدری محمد خلیل

بیرون ملک نمائندے

قطر	قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ	چوہدری محمد شریف محمود
دوبئی	قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی	قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا	ہدایت اللہ شاہ
بارباڈوس	اسماعیل قاضی
سوئٹزرلینڈ	اے۔کیو۔انصاری
برطانیہ	محمد اقبال
اسپین	راجہ حبیب الرحمٰن
ڈنمارک	محمد ادریس
ناروے	میاں اشرف جاوید
افریقہ	محمد زبیر افریقی
ماریشس	محمد اخلاص احمد
ٹرینیڈاڈ	اسماعیل ناخدا
ری یونین فرانس	عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش	محی الدین خان
کینیڈا	
ٹورنٹو	حافظ سعید احمد
ایڈمنٹن	عامر رشید
مونٹریال	آفتاب احمد
برما	محمود یوسف

وزیر اعظم کی پہلی تقریر ــــــ خدشہ سامنے آگیا

ہمارے وطن عزیز پاکستان میں پر امن انتقال اقتدار کی روایت ختم ہو چکی تھی۔ اس مرتبہ ۱۶ نومبر کو پر امن اور منصفانہ عام انتخابات ہوئے جس کے نتیجے میں اگرچہ کوئی جماعت اتنی اکثریت حاصل نہیں کر سکی جو تنہا مرکز میں حکومت بنا سکے لیکن پاکستان پیپلز پارٹی نے مرکز میں سب سے زیادہ سیٹیں حاصل کیں جس کی وجہ سے اسے اقتدار منتقل کر دیا گیا۔

پاکستان کا قیام اس لئے عمل میں لایا گیا تھا کہ یہاں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کی عملداری ہو گی۔ لیکن افسوس ہے کہ عوام کی خواہشات کے باوجود یہاں اسلام کے عادلانہ نظام حیات کے نفاذ کی بجائے مغربی جمہوریت اور مارشل لاء پر انحصار کیا گیا۔ سابق صدر جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم اسلامی نظام کے سب سے بڑے داعی تھے۔ نمازی اور حاجی بھی تھے۔ لیکن ان کے دور میں تین قوانین چلتے رہے۔ سول قوانین ...... شرعی قوانین .... اور مارشل لاء ضابطے ــــ اس صورتحال کی وجہ سے ملک کا سارا نظام خلط ملط ہو کر رہ گیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ آج اسلامی ملک کی سربراہ مملکت ایک خاتون ہے۔ اس نئی صورت حال سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کا عمل یا تو پیچھے کی طرف جائے گا یا رک جائے گا۔

ہمیں یہ خوشی بھی ہے کہ گو اس نئی منتخب ہونے والی اسمبلی میں مولانا مفتی محمودؒ اور مولانا غلام غوث ہزارویؒ جیسی شخصیتیں نہیں ہیں لیکن حضرت مولانا فضل الرحمٰن کی قیادت میں علماء کرام کی ایک ٹیم پہنچ چکی ہے۔ اسلامی جمہوری اتحاد میں شامل کچھ علماء کرام اور مولانا عبدالستار خان نیازی جو ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت کے صف اوّل کے مجاہد ہیں۔ وہ بھی اسمبلی میں پہنچ چکے ہیں۔ ان حضرات کی موجودگی سے ہمیں خداوند تعالیٰ جل جلالہٗ کی ذات پاک سے امید ہے کہ وہ حکومت اور قومی اسمبلی کو بے راہرو ہونے سے بچائیں گے۔ اور اسلام کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھانے دیں گے۔

ہمیں یہ خدشہ اس لئے پیدا ہوا کہ نئی وزیر اعظم پاکستان نے وزارت عظمیٰ کا حلف اٹھانے کے بعد اپنی پہلی نشری تقریر میں:

(۱) اقلیتی فرقوں کو مکمل آزادی اور تحفظ دینے کا اعلان کیا۔

(۲) انسانی حقوق کے تحفظ کا وعدہ کیا۔ جو عموماً قادیانی اور کچھ مغرب پرست یا قادیانی نواز عناصر کرتے رہتے ہیں۔

جہاں تک اقلیتی فرقوں کو آزادی دینے کا سوال ہے تو اس کا مطلب اکثریت کے حقوق کو سلب کرنا ہے۔ اقلیتوں کو آزادی دینے سے یہاں پر موجود ہندو، سکھ، عیسائی، اور پارسی اسلام کے خلاف تبلیغ کر سکتے ہیں۔ جلسے کر سکتے ہیں۔ لٹریچر شائع کر کے انہیں تقسیم کر سکتے ہیں۔ عیسائی جو اہل اسلام کے شروع سے ہی دشمن ہیں۔ وہ سرکار دو عالم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے میں گستاخی سے کبھی باز نہیں آئیں گے۔ آئے دن یورپ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویریں شائع کی جاتی ہیں۔ وہ حکومت کی طرف سے کھلی آزادی ملنے کے بعد یہاں بھی ایسا کر سکتے ہیں۔

جہاں تک انہیں تحفظ دینے کا مسئلہ ہے۔ تو اسلام بھی انہیں تحفظ دیتا ہے۔ ان کی جان و مال عزت و آبرو کا تحفظ کرنا یہ صرف حکومت ہی کی ذمہ داری نہیں،

بلکہ اہل اسلام کی بھی ذمہ داری ہے۔ انہیں تحفظ بھی اسی صورت میں مل سکتا ہے۔ جبکہ وہ ایک مسلم مملکت میں رہ کر ایسی حرکتیں نہ کریں، جو مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہوں۔

وزیر اعظم نے جس آزادی کا ذکر کیا ہے۔ اس سے عیسائیوں سے زیادہ قادیانی فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے، کیونکہ وہ بھی ۱۹۷۳ء کے آئین میں غیر مسلم ہیں لیکن انہوں نے ۱۹۷۳ء کے آئین اور قومی اسمبلی کے ۱۹۷۴ء کے فیصلے کو جو ایک متفقہ فیصلہ ہے۔ قبول ہی نہیں کیا۔ وہ خود کو اصل مسلمان اور وزیر اعظم بے نظیر بھٹو سمیت تمام مسلمانوں کو آئینی مسلمان کہتے اور لکھتے ہیں۔ جو گروہ ملک کے آئین کا ہی باغی ہے۔ اور جس کی ملک سے غداری اظہر من الشمس ہے۔ جس گروہ نے وزیر اعظم بھٹو مرحوم کی پھانسی پر ربوہ میں مٹھائیاں تقسیم کیں۔ جس گروہ نے مرزا قادیانی کے ایک گول مول "الہام" کو سچا ثابت کرنے کے لئے اسے مرحوم بھٹو پر چسپاں کیا۔ جس نے شاہ نواز بھٹو کی موت پر پورے ملک میں خطوط لکھے۔ کہ مرزا قادیانی کے الہام کے مطابق بھٹو کی نسل بھی تباہ ہو جائے گی۔ اس باغی گروہ کو آزادی دینے سے ملک میں خطرناک حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔

حکومت ہو یا عوام کوئی بھی یہ نہیں چاہتا۔ کہ یہ ملک جو پہلے ہی بہت سے بحرانوں میں مبتلا رہا ہے۔ اس میں پھر کوئی بحران پیدا ہو۔ اس لئے ہمارا نئی وزیر اعظم اور حکومت کو مشورہ ہے کہ وہ اقلیتوں کو اتنی آزادی نہ دیں۔ کہ جس سے اکثریت کے حقوق سلب ہو جائیں۔ اور ملک پھر کسی بحران میں مبتلا ہو جائے۔

دوسرا مسئلہ جس پر وزیر اعظم نے اظہار خیال کیا۔ وہ "انسانی حقوق" کے تحفظ سے متعلق ہے۔ عموماً یہ آواز بھی قادیانیوں کی طرف سے اٹھتی ہے اور کچھ قادیانی نواز عناصر نے لاہور میں ایک تنظیم بھی بنا رکھی ہے۔ اس کی طرف سے جو پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔ اس میں قادیانیوں کو بلایا جاتا ہے۔ ۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد پوری دنیا میں پاکستان کے خلاف پروپیگنڈہ مہم چلائی۔ جواب تک جاری ہے کہ پاکستان میں ہم پر ظلم ہو رہا ہے۔ قادیانیوں کا موقف یہ ہے کہ ہمیں مسلمان کہو۔ شعائر اللہ اور اسلامی اصطلاحات استعمال کرنے کی آزادی دو۔ حالانکہ وہ شریعت اسلامیہ کی رو سے کافر، مرتد، زندیق ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تاجدار ختم نبوت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں ایک نبی اور نئی نبوت کھڑی کر رکھی ہے۔ اور وہ مرزا غلام قادیانی کو خاتم النبیین سمجھتے ہیں۔ بلکہ ان کا تو یہاں تک بھی عقیدہ ہے کہ سہ

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں ۔۔۔ اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

محمد دیکھنے ہوں جس نے اکمل ۔۔۔ غلام احمد کو دیکھے قادیاں میں:

قادیانیوں کے اس عقیدے اور دوسرے گندے عقائد کے بعد کوئی مسلمان انہیں مسلمان کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے اگر قادیانی یہ چاہتے ہیں کہ انہیں تحفظ حاصل ہو تو حکومت کو چاہیئے کہ ان سے یہ بھی تسلیم کرائے کہ وہ ۱۹۷۳ء کے آئین کو بشمول ترمیم ۱۹۷۴ء قبول کرتے ہیں۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ وہ اس آئین کو تسلیم ہی نہیں کرتے۔ اور جب تسلیم ہی نہیں کرتے تو وہ ملک کے باغی ہیں اور جو ملک کا باغی ہو۔ اس سے کسی بھی قسم کی رعایت صحیح نہیں ہے۔

قادیانیوں کو روزنامہ اخبار "الفضل" کا ڈیکلریشن مل گیا

قادیانی اخبار "الفضل" جو صدر جنرل محمد ضیاء الحق کے دور میں اس وجہ سے بند ہو گیا تھا۔ کہ وہ اسلام کے خلاف تبلیغ کرتا تھا۔ اور اشتعال انگیز تحریریں شائع کر کے دل آزاری کا باعث بنتا تھا، نئی حکومت بننے کے بعد اس کا ڈیکلریشن بحال کر دیا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی انہیں اپنا سالانہ جلسہ کرنے کی بھی اجازت مل گئی ہے۔ جو روزنامہ الفضل کے مطابق دسمبر کے اواخر میں ہوگا۔ اخبار کے ڈیکلریشن کی بحالی اور سالانہ جلسہ کرنے کی اجازت سے یہ بات واضح ہو گئی کہ قادیانی غیر مسلموں کو اسلام کے خلاف تبلیغ کرنے کی اجازت مل گئی ہے۔ اس سلسلہ میں عالمی مجلس کے رہنماؤں نے مرکزی حکومت سے رابطہ قائم کیا تو یہ جواب ملا کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے ہم وزیر اعلیٰ پنجاب جناب نواز شریف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ پر نظر ثانی کریں، قادیانیوں کو اخبار کا ڈیکلریشن نہ دیا جائے، اور نہ ہی انہیں جلسہ کرنے کی اجازت دی جائے۔

اور اگر یہ مرکز سے متعلق ہے تو ہم مرکزی حکومت سے دو ٹوک الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہتے ہیں۔ کہ وہ مسلمانوں کا امتحان لینے کی کوشش نہ کرے اور قادیانیوں کے اخبار کا ڈیکلریشن منسوخ کیا جائے۔

حیات طیبہ تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم

ماہ و سال کے آئینے میں

تحریر: محمد اسلم شاہد، منچن آباد

سید المرسلین خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ ۹ ربیع الاول، عام الفیل، بمطابق ۲۰ اپریل ۵۷۱ء بروز سوموار کو موسم بہار میں صبح صادق کے وقت، مکہ کے محلہ سوق الیل میں پیدا ہوئے۔

ولادت کے وقت ایوان کسریٰ کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کے آتش کدہ کی آگ بجھ گئی۔ اور دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ آپؐ کی پیدائش کے ساتویں دن بعد دادا عبدالمطلب نے عقیقہ کیا اور برادری و احباب کی دعوت کی اور آپؐ کا نام محمدؐ رکھا۔

ولادت کے سات دن بعد حلیمہ سعدیہ کی آغوش رضاعت میں چلے گئے۔ ۴ سال کے بعد حضرت حلیمہ سعدیہ کے پاس قبیلہ بنو سعد میں شق صدر کا واقعہ پیش آیا۔

تقریباً ۵ سال کی عمر میں اپنی والدہ حضرت آمنہ کی آغوش میں آ گئے۔ ماں کی گود میں پرورش پا رہے تھے کہ آپؐ کی والدہ اپنے ہمراہ مدینہ لے کر گئیں۔ مدینہ سے واپسی پر مقام ابواء میں پہنچ کر آپؐ کی والدہ کا انتقال ہو گیا اس وقت آپ کی عمر مبارک ۶ سال تھی۔ اب آپؐ کے دادا عبدالمطلب نے آپؐ کی کفالت کا ذمہ لیا۔

عمر مبارک ۸ سال ہوئی تو شفیق دادا کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا۔ ان کے بعد اپنے چچا جناب ابو طالب کی زیر کفالت رہنے لگے۔ ۱۲ برس کے ہوئے تو اپنے چچا ابو طالب کے ہمراہ شام کا پہلا تجارتی سفر کیا۔ اسی سفر میں اہل کتاب کا بڑا عالم بحیرہ ملا تھا۔

جب عمر مبارک ۱۵ سال ہوئی تو آپؐ نے جنگ فجار میں شرکت کی۔ اور ۱۶ سال کی عمر میں حلف الفضول میں شرکت کی۔

۲۵ سال کی عمر میں آپ کو قریش مکہ کی طرف سے صادق اور امین کا لقب دیا گیا۔ حضرت خدیجہ کی درخواست پر ان کے غلام میسرہ کے ہمراہ مال تجارت لے کر سفر شام پر تشریف لے گئے۔

۲۵ سال (۲ ماہ اور ۱۰ دن) کی عمر میں حضرت بی بی خدیجہ سے نکاح کیا۔ ۳۵ سال کی عمر میں آنحضرتؐ نے کعبہ میں حجر اسود نصب فرمایا۔ اور قبائل عرب کے ایک بہت بڑے اختلاف کو ختم فرما دیا۔

تقریباً ۳۸ سال کی عمر میں آپؐ غار حرا میں خلوت اور عبادت و تفکر کے لئے تشریف لے جاتے تھے۔ عمر مبارک کے چالیسویں سال کا زیادہ تر حصہ آپؐ نے غار حرا میں گزارا۔

آپؐ کی عمر مبارک جب ۴۰ سال ہوئی۔ تو خدا نے آپ کو منصب نبوت عطا کیا۔ ۹ ربیع الاول بروز سوموار کو بمطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء میں اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو نبی بنایا بعثت نبوی کے اس دور میں شجر و حجر بارگاہ نبوت میں سلام عرض کرتے تھے۔

شب جمعہ ۱۷ رمضان المبارک ۴۱ سنہ ولادت یکم سنہ نبوی بطابق ۱۷ اگست ۶۱۰ء میں قرآن پاک فرقان حمید نازل ہونا شروع ہوا۔

یکم سنہ نبوی (۴۱ سنہ ولادت) میں آپ دین اسلام کی خفیہ تبلیغ فرماتے رہے۔ (تقریباً) ۴۰ مرد و زن نے اسلام قبول کیا۔

۴ سنہ نبوی میں آنحضرتؐ نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز فرمایا جب ۵ سنہ نبوی بمطابق اپریل ۶۱۵ء میں صحابہ کرامؓ کو ملک حبشہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم ہوا اس ہجرت میں ۱۱ مرد اور ۴ عورتیں شامل تھیں۔

۵ سنہ نبوی میں قریش کی ایذا رسانیوں کے باعث آپؐ حضرت ارقم بن ابی الارقم کے مکان میں فروکش ہوئے۔ اس طرح دار ارقم اسلام کا گہوارہ اوّل ثابت ہوا۔ دار ارقم میں حاضر ہو کر حضرت حمزہؓ اور ان کے تین دن بعد حضرت عمر بن الخطابؓ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

۷ سنہ نبوی میں سہ شنبہ یکم محرم الحرام ۶۱۷ء میں قریش نے ایک ظالمانہ تحریر کے ذریعہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کا بائیکاٹ کیا اور آنحضرتؐ کی معیت میں بنی ہاشم اور بنی مطلب شعب ابی طالب میں محصور کر دیئے گئے۔

۸ سنہ نبوی میں شق القمر کا معجزہ رونما ہوا۔ ۹ سنہ نبوی آپؐ نے یہ پورا سال شعب ابی طالب میں محصور ہو کر گزارا۔

۱۰ سنہ نبوی میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے بائیکاٹ کے اس دستاویز کو دیمک نے چاٹ لیا اور سوائے اللہ تعالیٰ کے نام کے اس کا کوئی حرف بھی باقی نہ رہا اس طرح قریش کا یہ ظالمانہ معاہدہ منسوخ ہوا۔ اور بنی ہاشم اور بنی مطلب "شعب ابی طالب" کی نظر بندی سے نکل کر اپنے گھروں میں دوبارہ آباد ہوئے۔

اسی سال (۱۰ نبوی) میں ۱۰ رمضان المبارک کو آنحضرتؐ کے چچا جناب ابو طالب کا انتقال ہوا۔ ۱۲ رمضان المبارک میں آنحضرتؐ کی مونس و غمخوار اور دکھ سکھ میں برابر شریک آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کا وصال ہوا۔

شوال ۱۰ سنہ نبوی، ۵۰ سال کی عمر میں آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے عقد نکاح کیا لیکن رخصتی نہیں ہوئی۔

۱۰ سنہ نبوی، ۲۷ شوال (۱۰ نبوی) ۶۱۹ء کو آنحضرتؐ تبلیغی سفر پر طائف تشریف لے گئے۔ ۲۳ ذی قعدہ ۱۰ سنہ میں آپ سفر طائف سے واپس مکہ پہنچے۔

۱۱ سنہ نبوی ۶۲۰ء میں مدینہ سے آنے والے چند

حامیوں نے آپؐ کی دعوت پر آپ کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا ان آدمیوں کی تعداد چھ تھی۔ اور اسی طرح سے انصار کے اسلام کا آغاز ہوا۔

دوشنبہ ۲۷ رجب ۱۲ نبوی ۶۲۱ء ۵۲ سال کی عمر میں آنحضرتؐ کو معراج ہوئی معراج کی رات آپؐ پر اور آپؐ کی امت پر یومیہ پانچ نمازیں فرض کی گئیں۔

رجب ۱۲ نبوی (بیعت عقبہ اولیٰ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر انصار مدینہ کے ۱۲ افراد نے بیعت کی۔

۱۳ نبوی ۶۲۲ء ولادت میں (بیعت عقبہ ثانیہ) انصار مدینہ کے ۷۳ مرد اور ۲ عورتوں نے آنحضرتؐ سے بیعت کی۔ اور اس موقع پر ان میں سے ۱۲ نقیب مقرر فرمائے۔

شب جمعہ ۲۷ صفر المظفر ۱۴ نبوی ۱ھ ہجری بمطابق ۹/۱۲ ستمبر ۶۲۲ء کو ۵۳ سال کی عمر میں آپؐ ہجرت کی غرض سے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی معیت میں مدینہ منورہ کی طرف مکہ سے روانہ ہوئے۔ راستہ میں غار ثور میں قیام فرمایا۔ تین دن غار ثور میں رہے۔ دوشنبہ یکم ربیع الاوّل بمطابق ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء میں سرکار دو عالمؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے ہمراہ غار ثور سے نکلے اور مدینہ کی طرف روانہ ہوئے۔

دوشنبہ ۸ ربیع الاوّل ۱ھ ہجری بمطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو قبا میں فروکش ہوئے۔ اسلام کی سب سے پہلی مسجد قبا کی تعمیر ہوئی۔ قبا میں چند روز قیام فرمانے کے بعد آپؐ مدینہ کی طرف روانہ ہوئے راستہ میں آپؐ نے بنو سالم کی مسجد میں جمعہ کی نماز پڑھائی یہ آنحضرتؐ کی پہلی جمعہ کی نماز اور پہلا خطبہ تھا۔

جمعہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱ھ ہجری بمطابق ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء کو آنحضورؐ مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ ربیع الاوّل کے آخر میں اکتوبر کے شروع میں مسجد نبوی کی بنیاد رکھی گئی۔ امہات المومنین کے لئے کمرے بنائے گئے۔ حضرت عائشہؓ کی رخصتی (شوال) میں ہوئی۔

نصف رجب ۲ھ ہجری ۶۲۴ء میں تحویل قبلہ کا حکم آیا۔ بیت المقدس کی بجائے بیت اللہ کو قبلہ مقرر کیا گیا۔ نصف شعبان میں رمضان المبارک کے روزے فرض ہوگئے۔

یک شنبہ ۲ھ ہجری ۲۶ فروری ۶۲۴ء کو فرضیت کے بعد رمضان کا سب سے پہلا روزہ رکھا گیا۔

۱۷ رمضان مبارک بروز جمعہ ۲ھ ہجری بمطابق ۱۷ مارچ ۶۲۴ء میں حق وباطل کا پہلا معرکہ غزوہ بدر پیش آیا۔ ۱۹ رمضان المبارک بروز اتوار کو آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت رقیہؓ کا انتقال ہوا۔ اواخر رمضان المبارک میں عید کی نماز اور صدقۂ فطر واجب کئے گئے۔

۷ شوال ۳ھ ہجری بمطابق ۲۱ مارچ ۶۲۵ء بروز شنبہ کو جنگ احد ہوئی۔ ۴ھ ہجری، ذی قعدہ کے مہینہ میں پردے کی آیت نازل ہوئی اسی سال زنا کی سزا، تیمم کی اجازت اور صلوٰۃ خوف کے احکامات نازل ہوئے۔

۲۷ شوال ۵ھ ہجری، بمطابق ۳۱ مارچ ۶۲۷ء میں غزوہ احزاب (خندق) پیش آیا۔ ۲ شعبان ۶ھ میں غزوہ بنو مصطلق پیش آیا۔

۶ھ ہجری، ذی الحجہ میں جب آپؐ کی عمر مبارک ۵۹ سال تھی آپؐ نے بادشاہوں کے نام خطوط پر مہر لگانے کے لئے مہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اواخر ذی الحجہ میں حضور اکرمؐ نے بادشاہوں کی جانب دعوت اسلام کے لئے قاصد اور گرامی نامے ارسال کئے۔

۶ھ ہجری، ذی قعدہ کے مہینے میں آنحضورؐ عمرہ کے ارادہ سے تقریباً ڈیڑھ ہزار آدمیوں کے ہمراہ مکہ کی طرف روانہ ہوئے۔ کفار مکہ نے عمرہ ادا نہ کرنے دیا۔ آنحضورؐ نے حدیبیہ میں قیام کیا۔ اور درخت کے نیچے بیعت لی جس کا نام بیعت رضوان ہے۔

ذی قعدہ ۶ھ ہجری بمطابق مارچ ۶۲۸ء بروز شنبہ کو صلح حدیبیہ ہوئی۔

چہار شنبہ یکم محرم الحرام ۷ھ ہجری بمطابق ۱۱ مئی ۶۲۸ء میں آنحضورؐ نے قیصر وکسریٰ نجاشی اور غسان کے بادشاہ اور ہوذہ بن علی کی طرف سفیر بھیجے۔ اسی سال آپؐ نے مہر بنوائی جو خطوط بادشاہوں کے نام بھیجے ان پر وہ مہر لگائی۔ اواخر محرم میں غزوہ خیبر پیش آیا۔

ذی قعدہ ۷ھ اپریل ۶۲۹ء بروز چہار شنبہ کو حضور اکرمؐ نے حدیبیہ کے عمرے کا قضا ادا فرمایا کیونکہ ۶ھ میں مشرکین نے عمرہ نہیں کرنے دیا تھا عمرہ قضاء سے واپسی پر حضورؐ نے حضرت میمونہؓ سے مقام سرف میں نکاح کیا یہ سب سے آخری زوجہ مطہرہ ہیں جن سے نبی کریمؐ نے نکاح کیا۔

جمادی الاولیٰ ۸ھ ہجری میں غزوہ موتہ پیش آیا۔

پنج شنبہ ۲۰ رمضان المبارک بمطابق جنوری ۶۳۰ء میں مکہ فتح ہوا۔ ۱۱ شوال ۸ھ ہجری یکم فروری ۶۳۰ء میں غزوہ حنین پیش آیا۔

یکم محرم الحرام ۹ھ ہجری میں آپؐ نے مختلف قبائل سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے عاملین مقرر فرمائے (رجب تا رمضان، اکتوبر، دسمبر ۶۳۰ء بروز جمعہ کو غزوہ تبوک پیش آیا غزوہ تبوک سے واپسی پر منافقین کی مسجد ضرار کو منہدم فرمایا اسی سال ۹ھ میں مسلمانوں پر حج فرض کیا گیا۔

ذی قعدہ ۹ھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ امیر الحج کی حیثیت سے ۳۰۰ افراد کی معیت میں حج کے لئے روانہ ہوئے۔ دوشنبہ یا سہ شنبہ ۹ ذی الحجہ ۹ھ ہجری بمطابق ۱ مارچ ۶۳۱ء میں اولین حج اسلام جو بامامت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوا۔

۱۰ھ جمعہ ۹ ذی الحجہ ۱۰ھ بمطابق ۹ مارچ ۶۳۲ء میں آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع ادا فرمایا۔ میدان عرفات میں ایک بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ جسے حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

دوشنبہ ۲۹ صفر ۱۱ھ ہجری کو آنحضرتؐ کے اس دار فانی سے منہ موڑنے کا آغاز حضرت میمونہؓ کے گھر سے شروع ہوا۔

آخری ایام میں آنحضرتؐ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی تحریر لکھنے کا ارادہ فرمایا تاکہ لوگ آپؐ کے

بعد اس معاملہ میں اختلاف نہ کریں۔ اس روز آپؐ پر تکلیف کی شدت تھی اس لئے حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ کو تحریر کی زحمت نہ دو۔ ہمیں اللہ تعالیٰ کی کتاب کافی ہے چنانچہ آنحضرتؐ نے تحریر کا ارادہ ترک فرما دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور امت سوائے ابوبکرؓ کے علاوہ کسی کو قبول نہیں کریں گے۔

جب تکلیف مرض سخت اور زیادہ ہوگئی تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کے گھر تشریف لے گئے۔ اب وفات کا وقت قریب آرہا تھا۔ آپؐ کے پاس پانی کا ایک پیالہ رکھا ہوا تھا نزع کے وقت شدت تکلیف کی وجہ سے ہاتھ میں پانی لے کر بار بار چہرہ انور پر ڈالتے تھے۔ اور ہاتھ اٹھا کر فرمایا:

بل الرفیق الاعلیٰ " اب کوئی اور نہیں بس وہی رفیق درکار ہے

یہ کہتے کہتے جان جان آفریں کے سپرد کردی۔ انا

باقی صفحہ

نظر اور دھوپ کے
چشمے
شفقت آپٹیکس
ہول سیل اور ریٹیل
بالمقابل کیپری سینما
الامین پلازہ
ایم اے جناح روڈ کراچی
فون ــــــــــ ۲۹۵۷ــ۲

شراب کے نقصانات

محمد اقبال — حیدرآباد

حضرت حذیفہؓ نے فرمایا کہ میں نے سنا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا کہ شراب گناہوں کو جمع کر دینے والی چیز ہے اور عورتیں شیطان کی رسید ہیں اور دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے

اس حدیث میں تین چیزوں پر متنبہ فرمایا گیا ہے پہلی چیز شراب ہے جس کا پہلا اثر یہ ہوتا ہے کہ عقل مغلوب ہو جاتی ہے حواس قائم نہیں رہتے۔ بیہقی میں آتا ہے حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ شراب بے حیائی کی جڑ اور کبیرہ گناہوں میں بہت بڑا گناہ ہے جو شراب پیتا رہتا ہے وہ نماز بھی چھوڑ دیتا ہے ـــــ اور شرابی کو اپنی حرکتوں کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ ہو سکتا ہے وہ محرمات کا ارتکاب کرے اس کی عبادتیں چھوٹ جاتی ہیں اور طرح طرح کے گناہ صرزد ہونے لگتے ہیں۔ ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے کہ ایک شخص کو کسی نے کہا کہ تو بت کو سجدہ کرلے اس نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا پھر اسے کسی کے قتل پر مجبور کیا گیا اس نے یہ بھی نہیں مانا۔ پھر زنا میں شریک ہو جانے کا مطالبہ کیا گیا مگر وہ اس پر بھی آمادہ نہیں ہوا پھر اسے کہا گیا کہ شراب پی لو اس نے کہا یہ تو معمولی بات ہے اور پھر شراب پی گیا ـــــ کہتے ہیں وہ کسی کافر پر عاشق تھا اس کے کہنے پر اس نے شراب پی لی۔ شراب پی جانے کے بعد اس نے مذکورہ بالا تمام گناہوں کا ارتکاب کر لیا کیونکہ اس کے حواس قائم نہیں رہے عقل ٹھکانے نہیں رہی

واقعہ احد کے بعد شراب کی ممانعت ہوئی ـــــ کہ شراب کی طرح ہر قسم کا جوا وغیرہ ناپاک افعال میں شیطانی کام ہیں ان سے بچو۔ اس آیت کے بعد آنائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ شراب پھینک دو تو صحابہ کرامؓ نے ایک دم شراب پھینک دی۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں شراب پھینک رہا تھا کہ یہ اعلان سنا تو ایک دم بہا دی۔ اسی طرح سب نے کیا اور مدینہ میں شراب گلیوں میں بہتی رہی۔ آپؐ نے یہاں تک منع فرمایا کہ شراب اگر کسی کے پاس ہے تو سرکہ بنانے کے لئے بھی نہ رکھے بلکہ پھینک دے۔ شراب کی قیمت لینی دینی سب کچھ بند کر دیا۔ حتیٰ کہ جن برتنوں میں شراب رکھا کرتے تھے وہ بھی استعمال سے روک دیئے گئے۔

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ شراب پر پینے اور پلانے پر خریدنے اور بیچنے والے پر بنانے والے اور بنوانے والے پر اٹھا کر لے جانے والے اور جس کے لئے لے جائی جائے اور جو اس کی آمدن کھائے ان سب پر اللہ کی لعنت ہے (ابوداؤد۔ ابن ماجہ) فرمایا:۔ شراب اور اس کی قیمت کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ مردار جانور اور اس کی قیمت کو اللہ نے حرام کیا ہے۔ سور اور اس کی قیمت کو اللہ نے حرام کیا ہے (ابوداؤد) فرمایا: جو شخص شراب بیچتا ہے وہ سور کیوں نہیں حلال سمجھ لیتا۔

(ابوداؤد) فرمایا:۔ اس امت کے بعض افراد رات دن شراب اور لہو لعب میں گذار دیں گے تو ایک دن صبح کو یہ لوگ بندر اور سور کی صورتوں میں مسخ کر دیئے جائیں گے ان میں خسف بھی ہوگا (زمین میں دھنسنا) ان پر آسمان سے پتھر بھی برسیں گے لوگ کہیں گے آج رات فلاں خاندان دھنس گیا آج کے رات فلاں کا ذمین میں دھنس گیا ان پر لوط کی قوم کی طرح پتھر برسیں گے اور قوم عاد کی طرح آندھیوں سے تباہ کئے جائیں گے اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ لوگ شراب پئیں گے سود کھائیں گے ریشمی لباس

استعمال کریں گے۔ گانے والیاں ان کے پاس جمع ہوں گی اور قطع رحم کریں گے (احمد۔ ابن ابی الدنیا)

فرمایا:۔ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام کچھ اور رکھ لیں گے۔ وہ آلات لہو ولعب اور مغنیہ عورتوں کے نغموں سے لطف اندوز ہوں گے۔ اللہ ان میں سے بعض کو زمین میں دھنسا دے گا اور باقیوں کو بندر اور خنزیر بنا دے گا (حسن ابن ماجہ)

فرمایا:۔ جس نے زنا کیا یا شراب پی تو اللہ تعالیٰ اس سے اس کا ایمان اس طرح چھین لیتا ہے جس طرح کسی طرح سے اس کے کپڑے اتروا لیئے جائیں (حاکم)

فرمایا:۔ جس شخص نے جہاں شراب پی وہ جنت کی شراب سے محروم رہے گا۔ مسلم کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ جس نے شراب سے توبہ نہ کی وہ آخرت کی شراب سے محروم ہے۔

فرمایا:۔ تین آدمی جنت میں نہیں جا سکتے۔ ایک شراب کا عادی دو سرا قاطع رحم تیسرا جادو کی تصدیق کرنے والا۔ جو شراب سے توبہ کیے بغیر مر جائے گا اس کو قیامت میں غوطہ کا پانی پلایا جائے گا۔ کسی نے دریافت کیا غوطہ کیا ہے؟ فرمایا غوطہ ایک نہر ہے جس میں زانیوں کی شرمگاہ کا کچلہو بہتا ہے۔ شرابیوں میں اس قدر بدبو ہو گی کہ اس سے اہل دوزخ بھی پریشانی ہو جائیں گے (احمد)

فرمایا:۔ چار شخصوں کے متعلق اللہ نے اپنے پر یہ حق مقرر کر لیا ہے کہ ان کو جنت میں نہ بھیجے گا۔ نہ ان کو جنت کی نعمتوں سے کوئی حصہ ملے گا۔

۱۔ شراب کا عادی ۲۔ سود خوار ۳۔ یتیم کا مال کھانے والا ۴۔ ماں باپ کا نافرمان (حاکم)۔

فرمایا:۔ شراب تمام برائیوں کی کنجی ہے (حاکم)

فرمایا:۔ تین شخصوں پر جنت حرام ہے۔ ۱۔ شراب کا عادی (۲) ماں باپ کا نافرمان (۳) دیوث جو اپنے اہل میں گندی باتوں کو دیکھ کر چشم پوشی کرتا ہے (احمد۔ نسائی)

فرمایا:۔ شرابی قیامت میں پیاسا ہو گا۔

فرمایا:۔ اگر کوئی شراب پی کر اسی حالت میں مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (ابن حبان)

فرمایا:۔ ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوتی ان چالیس دن میں اگر مر گیا تو جاہلیت کی موت مرا (طبرانی)

فرمایا:۔ اللہ تعالیٰ نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ شرابی کو طینتہ الخبال پلائے گا۔ کسی نے پوچھا۔ طینتہ الخبال کیا ہے؟ فرمایا دوزخیوں کے زخموں سے نکلا ہوا کچلہو اور پسینہ (مسلم نسائی)

فرمایا:۔ جب میری امت میں پانچ باتیں شروع ہو جائیں تو یہ تباہ کر دی جائے گی ۱۔ آپس میں ایک دوسرے پر لعنت کرنا ۲۔ شراب کا بکثرت پینا (۳) ریشمی کپڑوں کا پہننا (۴) گانے والیوں کی کثرت اور ان کا اجتماع (۵) مردوں کا مردوں اور عورتوں کا عورتوں سے اپنی خواہش پوری کر لینا یعنی لواطت و مساحقت

زبان کی حفاظت لازم ہے

[illegible] میر پور خاص سندھ

وَقُوْلُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(البقرہ آیت ۸۳)

ترجمہ:۔ اور لوگوں سے اچھی بات کہنا۔

ف:۔ یعنی لوگوں کے ساتھ خواہ وہ مومن ہوں یا کافر اچھی طرح اور نرمی سے بات کرنی چاہئے۔ حسن خلق اور مدارات میں کسی کی تخصیص نہیں۔ (حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی)

کامیاب مومنوں کا ایک وصف یہ ہے۔

وَالَّذِیْنَ ھُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝

(المومنون آیت ۳)

ترجمہ:۔ جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔

ف:۔ مسلمان اور اہل ایمان لغو یعنی بے کار باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں۔ (ایضاً)

؎ خواہی کہ سخت وسست جہاں بر تو نگرد
بگزر ز عہد سست و سخنہائے سخت خویش

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ:۔ اور میرے بندوں کو کہہ دو کہ وہ وہی بات کہیں جو بہتر ہو۔ بے شک شیطان آپس میں لڑا دیتا ہے، بے شک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔

(بنی اسرائیل آیت ۵۳)

ف:۔ اے نبی میرے بندوں یعنی مسلمانوں سے کہہ دیجئے کہ کافروں سے بات کریں تو وہ بات کہیں جو بہت اچھی ہو۔ کفار اگر سخت کلامی کریں تو ان کا جواب نرمی سے دو۔ بے شک شیطان کھلا دشمن ہے۔ ہرگز اس کی بھلائی نہیں چاہتا۔ (ایضاً)

جب کفار سے نرمی سے بات کرنے کا حکم ہے، تو ایک مسلمان بھائی کی زبان سے دل آزاری کب روا ہے! حدیث شریف میں ہے کہ مسلمان وہ شخص ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ (بخاری شریف) لہٰذا زبان یا ہاتھوں سے کسی مسلمان کو کسی قسم کی تکلیف نہیں پہنچانی چاہیئے۔ زبان کی حفاظت کریں۔ اور بے ضرورت بات نہ کیا کریں گالی، جھوٹ، غیبت، چغلی اور فحش باتوں سے گریز کریں۔

زبان کی اصلاح نہایت ضروری و اہم ہے اسے فضول ولایعنی بات سے روکنا ضروری ہے، اچھی اور بھلائی کی بات کہنا دوزخ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آگ سے بچو اگر کھجور کا ایک ٹکڑا ہی راہ اللہ کی راہ میں صدقہ کر کے جہنم کی آگ

سے اپنے آپ کو بچا سکو) پس کوئی شخص اتنی بھی ہمت نہیں پاتا (فی کلمتہ) زکوئی اچھی اور بھلائی کی بات ہو لاکی کرتا کہ اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچائے۔ طبرانی میں مرفوع نیز حدیث شریف میں ہے کہ جنت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا ظاہر باطن سے اور باطن ظاہر سے نظر آتا ہے۔ ان کے لئے نرم کلامی کریں۔ کھانا کھلائیں، بکثرت روزے رکھیں اور لوگوں کی نیند کے وقت تہجد کی نماز پڑھا کریں۔

(از تفسیر ابن کثیر سورت الساریات ۲۶۳)

حدیث: علیکم بقلۃ الکلام۔ (جامع الصغیر)

ترجمہ: کم بولنا تمہارے لئے لازم ہے۔

حضرت عطاء ابن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرات اکابرین سلف زیادہ گفتگو کو برا سمجھتے تھے اور کتاب اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور امر معروف و نہی منکر اور دنیائی ضروریات کے سوا اور گفتگو کو زیادہ تصور کرتے تھے۔ (احیاء العلوم)

حضرت ابراہیم قدس سرہ فرماتے ہیں کہ آدمی کی تباہی دو باتوں میں ہے ایک مال کا زیادہ ہونا اور دوسرے گفتگو زیادہ کرنی۔ (ایضاً)

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ ہدایت فرماتے ہیں کہ: صبح سے شام تک زبان پر قفل لگا دو۔ کوئی بات خلاف شرع نہ ہو۔

(وعظ رجاء اللقا)

حضرت مولانا، سیدنا و مرشدنا امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ فرماتے ہیں کہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے اپنی زبان کو بند رکھا، اللہ اس کے عیب ڈھانک لیتا ہے اور جس نے اپنے غصے کو روکا، اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن عذاب سے بچائے گا، اور جس شخص نے اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنے گناہوں کی معافی اور بخشش مانگی اللہ تعالیٰ اس کے عذر کو قبول کر لیتا ہے۔ (از مکتوب ۸۰ دفتر اول)

حدیث میں ہے کہ عافیت کے دس اجزاء ہیں نو خاموشی میں ہیں اور دسواں گوشہ نشینی میں ہے

(جامع الصغیر ۱۳)

اس حدیث شریف سے ہمیں یہ ہدایت ملتی ہے کہ عافیت کی زندگی بسر کرنے کے لئے لایعنی فضول اور بری باتوں سے زبان کو روکے رکھیں اور بری مجالس میں نہ جائیں ایسی مجالس سے دور رہنا اور گوشہ نشینی کو اپنا شعار بنانا سلامتی کا راستہ ہے۔ اکثر جھگڑے اور فسادات زبان پر قبضہ نہ ہونے اور فضول میل جول کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ: جو شخص دو جبڑوں والی چیز (زبان) اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز (شرمگاہ) کی حفاظت (غیر شرعی امور سے) کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا (ایضاً باب من)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو زبان اور شرمگاہ کی حفاظت کی ہمت عطا فرمائے۔ آمین۔

بے پردہ کل جو نظر آئیں چند بیبیاں

اعجاز احمد ــــــــ نیو پریس

یہ ایک حقیقت ہے کہ ہم نے ملک پاکستان بڑی جدوجہد اور عظیم قربانیوں کے بعد ۲۷ رمضان المبارک کے ایک بابرکت دن میں حاصل کیا اور اس لئے حاصل کیا کہ ہم اپنی زندگیوں کو اسلامی طریقوں پر عمل کر کے گزار سکیں اور اسی وجہ سے ملک کا نام بھی اسلامی جمہوریہ رکھا گیا لیکن آج تک ہم نے کیا کیا ہے جو اسلام کے مطابق ہو۔

آج ہم جس معاشرے میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ لوگ اسے ترقی یافتہ اور تہذیب و تمدن والا معاشرہ کہتے ہیں لیکن ذرا غور کیا جائے تو یہ معاشرہ زوال پذیر اور پست معاشرہ ہے۔ جس میں ہر چیز مغربی طرز کی ہے۔ اس معاشرہ میں رشوت، چوری، قتل، ڈاکہ اور کتنے ہی غلط کام اتنے زیادہ ہو چکے ہیں کہ حکومت نے ان کے لئے باقاعدہ الگ محکمے بنائے ہیں لیکن ان کا فائدہ کچھ نہیں۔ جس محکمے کو رشوت ختم کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ وہ خود رشوت خور ہیں۔ کراچی اور حیدرآباد میں عام ہونے والے لسانی فسادات، تحریک نظام، سائکل اور بم کے دھماکے اور بہت سے ایسے واقعات آئے دن ہو رہے ہیں۔ غور کیجئے تو معلوم ہو جائیگا کہ ہم نے اپنی زندگی سے اسلام اور اسلامی تعلیمات کو مکمل طور پر خارج کر دیا ہے۔ نوجوان نسل میں اسلامی تعلیمات سے لاپرواہی اور فحش لٹریچر پڑھنے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ حضرت اس لئے کہ دور حاضر میں غیر اسلامی فلموں اور ڈراموں نے انہیں بگاڑ رکھا ہے۔ ایک دفعہ مجھے کراچی صدر جانے کا اتفاق ہوا تو میں نے ایک گرجے سے عورت کو نکلتے دیکھا۔ دوست نے مجھے بتایا کہ ایک سال سے یہ لوگ انگلینڈ سے یہاں آئے ہیں اور عیسائیت کی تبلیغ کر رہے ہیں اور ہماری نوجوان نسل کو بگاڑ رہے ہیں۔ میں نے یہ سنا تو مجھے یہ جیسے سکتہ طاری ہو گیا کہ یہ اپنے مجازی دین کی پرچار کرنے کے لئے اتنا لمبا سفر کر کے آئیں اور ہم اپنے بچے بڑوں کی خاطر ایک محلہ کیلئے بھی نہیں جاتے۔ لیکن اس نوجوان نسل کو گمراہ کرنے میں ہماری حکومت کا کتنا حصہ ہے وہ حکومت جو دن رات اسلام اسلام کی رٹ لگا رہی ہے اصل میں یہ ... مسلمان اور اندر سے ابلیس "والا قصہ ہے۔

نفس کا چلتا نہ زور تو اچھا ہوتا

دل بھی ہو جاتا جو مسلمان تو اچھا ہوتا

مثلاً ٹی وی کو ایک تعلیمی اور تفریحی ذریعہ سمجھا جاتا ہے لیکن تفریح کے نام پر کیسے ہی فحش گانے، اخلاق سے گرے ہوئے ڈرامے، غیر ملکی نیم عریاں انگریزی فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ یہی نہیں بلکہ مغربی کھیل جن میں عورتیں بھی حصہ لیتی ہیں تیراکی، ٹینس وغیرہ جو گذشتہ دنوں اولمپک کھیلوں سے براہ راست ٹی وی پر دکھائے گئے اور کرکٹ ...

روپے خرچ کیے گئے۔ اس قسم کا ماحول فراہم کرنے پر ہماری نوجوان نسل بگڑے گی نہیں تو کیا ہوگا؟ اچھا تھا اگر یہ پیسہ غریبوں، مسکینوں اور فلاحی اداروں پر خرچ کیا جاتا۔ ہمارے اس اسلامی ملک میں لاکھوں سینما گھر ہیں جہاں مسلمان عورتیں تنگ و چست لباس میں اپنے جسم کی نمائش کرکے آتی ہیں اور اداکاری کرتی ہیں۔ ٹی وی پر خبریں اور اناؤنسمنٹ کرتی ہیں۔ لیکن ان پر کسی قسم کی ممانعت نہیں ہے۔ اب مرنے کی بات یہ ہے کہ نوجوان ذہنیت تباہ کرنے پر حکومت کی طرف سے ایسے لوگوں کو ہر سال کثیر رقم انعام اور ایوارڈ کے طور پر دی جاتی ہے۔ اس سے اچھا تو یہ تھا کہ وہ رقم اگر طوائفوں کو دے دی جائے تو میرے خیال میں بہت سے طوائفیں اپنا غلیظ پیشہ چھوڑ کر اس رقم سے عزت کی زندگی گزار سکتی ہیں کیونکہ بعض حالات سے مجبور ہو کر آتی ہیں۔ جب کہ اداکارائیں اپنے شوق سے آتی ہیں اور اپنی عزت بیچ کر معاوضہ لیتی ہیں۔

گذشتہ دنوں انڈیا سے ایک اداکار دلیپ کمار جس کا نام یوسف خان تھا جو خود کو مسلمان بھی کہتا تھا اور جس نے اپنا غیر اسلامی نام رکھ کر اپنی ساری زندگی اداکاری میں صرف کی کتنے افسوس کی بات ہے کہ جب وہ پاکستان آیا تو صدر اسلامی جمہوریہ سمیت ان کا بڑے ہجوم نے استقبال کیا اور اخبارات، رسائل اور ٹی وی پر اس کے انٹرویوز لیے گئے مگر اگر ان کی جگہ کوئی بڑا عالم دین آجاتا تو ان کو کوئی بھی نہ پوچھتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث ہے کہ "اگر کوئی عورت اپنے گھر میں اتنی بلند آواز سے قرآن پڑھے کہ باہر کوئی غیر محرم ان کی آواز سن لے تو اس عورت پر خدا کی لعنت رہتی ہے۔" غور کریں کہ ان کا کیا حشر ہوگا جو کھلے عام ٹیلیویژن پر نعت، گانے اور انٹرویو دیتے ہوئے فخر محسوس کرتی ہیں۔ اور ڈوب مرنے کی بات ہے کہ ان کے شوہر، بھائی اور باپ بھی اتنے بے غیرت مند ہیں کہ وہ بھی ان پر فخر کرتے ہیں۔

مجھے اس وقت بہت افسوس ہوا جب ٹی وی پر ایک عورت نے کہا "اسلام نے ہمیں تعلیم حاصل کرنے کا حق دیا ہے اور یہ حق ہم سے کوئی نہیں چھین سکتا۔" اس کی مراد وہ تعلیم تھی جو وہ مخلوط اسکولوں اور کالجز میں بے پردہ ہو کر حاصل کرتی ہیں۔ اس کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اسلام اور رسول خدا نے ہمیں وہ علم حاصل کرنے کی تلقین کی جس سے ہمیں خدا حاصل ہو وہ نہیں جو ہمیں سیدھا دوزخ میں لے جائے۔

آخر میں صدر پاکستان سے یہ گذارش ہے کہ پاکستان کو ایک اسلامی ملک بنائیں اگر نہیں بنا سکتے تو مملکت کا نام صرف "جمہوریہ پاکستان" رکھا جائے۔ لیکن خدارا! اسلامی جمہوریہ پاکستان رکھ کر اسلام کی توہین مت کیجئے۔

بقیہ:- دو سوال

بقول مرزا غلام قادیانی واقعتاً حنفی مسلک سے تعلق۔ کہتے ہیں تو امام ابوحنیفہؒ کا حکم ہے کہ "نبی کے بعد کسی مدعی نبوت سے جو معجزہ طلب کرے گا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔" اس لئے آپ تینوں تمام مرزائی خود کافر ہو گئے ہیں کیونکہ سب اس کو نبی مانتے ہیں اگر مرزائی اپنے آپ کو کافر کہنا برداشت نہیں کرتے تو پھر ابو حنیفہ کے قول پر عمل کریں قادیانیت پر دو حرف بھیج کر دامن مصطفیٰ میں پناہ لیں۔

قادیانیوں کافروں کا مباہلہ

مسلمانوں کیلئے کوئی نئی بات نہیں

اس سے پہلے تمہارے بڑے پیر

مرزا غلام احمد قادیانی کذاب نے بھی مباہلے کئے تھے۔ تم کو شاید اپنی ہسٹری تاریخ بھی یاد نہیں تمہارے بڑے مرتد نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے ایک مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی سے کیا۔ اور دوسرا مباہلہ بددعائی مقابلہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی سے کیا جو کہ مرزا کے ساتھ بیس سال تک منسلک رہا تھا بعد میں اللہ نے اسے ہدایت کی تو اس نے مرزا کے پول کھولنے کا سلسلہ جاری کیا۔ اور ساتھ ہی اعلان کردیا کہ اس کو بھی ایک الہام ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جائے گا۔ مرزا نے جواباً عذاب اور ہلاکت کا پیغام سنایا لیکن ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی مرزا کی زندگی میں فوت نہ ہوئے بلکہ مرزا ان کے مقرر کردہ وقت سے پہلے یعنی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہی کو ذلت کی موت مر گیا۔ اب پھر تم میدان میں آنا چاہتے ہو۔ آؤ تو ہلاکت تمہارا مقدر ہے اور فتح و کامرانی مسلمانوں کیلئے ہے۔ ہر مسلم بیٹی اپنے مسلمان بزرگوں کی کامیابی کے لئے دعا گو ہے۔

طاہرہ حبیب، عصمت حبیب طالبہ
فرسٹ ایئر چونیاں ضلع قصور۔

ختم نبوت زندہ باد
ھوالشافی
مطب صدیقی
تشخیص فارم منگانے کے لئے
جوابی لفافہ ہمراہ بھیجیں
حکیم ظہور احمد صدیقی۔ ماڈل کالونی ضلع گوجرانوالہ

خاتم الانبیا خاتم المرسلاںؐ

منظوم خراج عقیدت

اسلم ناز خواجگانی۔ مانسہرہ

بیکسوں پر ستم حد سے جب بڑھ گئے
بتکدوں کے صنم حد سے جب بڑھ گئے
ظالموں کے علم حد سے جب بڑھ گئے
بے گناہوں کے غم حد سے جب بڑھ گئے
آہ مظلوم سے عرش تھرا گیا
یک بیک بحر رحمت میں جوش آگیا
غل ہوا رحمتہ عالمین آ گئے!
درفشاں آسمان و زمیں آ گئے
مصطفےٰ لے کے دین مبین آ گئے
دو جہانوں کے صادق امین آ گئے
عدل وانصاف کے سارے در کھل گئے
ابر رحمت سے تاریک دل دھل گئے
شرک اور کفر ظلمت مٹائیں گے وہ
سب کو راہِ ہدایت دکھائیں گے وہ
رحمتوں کے خزانے لٹائیں گے وہ
اب غلاموں کو آقا بنائیں گے وہ
اب مرادیں غریبوں کی بر آئیں گی
غمزدوں کی دعائیں سنی جائیں گی
گونج اٹھی چار سو لا الٰہ کی صدا
گر پڑے سر کے بل پتھروں کے خدا
رنگ لائی غریبوں کی آہ و بکا
ظلمتیں چھٹ گئیں اور سویرا ہوا
آہ مظلوم کا پھر جواب آ گیا
مصطفےٰ لے کے حق کی کتاب آ گیا
جب محمدؐ نے کعبہ میں رکھا قدم
سر کے بل گر پڑے پتھروں کے صنم
تھم گئے سارے طوفان رنج و الم
مٹ گئے سب کے سب بے نواؤں کے غم
کھل گیا دہر میں باب توحید کا
کنکروں نے محمدؐ کا کلمہ پڑھا
غرق تھی بحر ظلمات میں زندگی
روشنی کی ذرا سی کرن بھی نہ تھی
بت فروشی کہیں تھی کہیں بت گری
بت پرستی تو تھی حق پرستی نہ تھی
اک خدا کو بھلا کون کہتا خدا
تھے ہزاروں ستم ہر صنم تھا خدا
آدمی کا خریدار تھا آدمی
کتنی مظلوم و مجبور تھی زندگی
قابل فخر تھی رسم دختر کشی
اور عورت سر عام بکتی رہی
صنف نازک پہ جور و ستم عام تھا
قابل رحم عورت کا انجام تھا
مدتوں سے چلتی رہی دشمنی
قابل فخر تھی قتل و غارت گری
ایک کو دوسرے پر رہی برتری
چار جانب تھی پھیلی ہوئی ابتری
ڈھول ڈھکے پہ تہمت کا اعلان تھا
کتنا بے شرم اس وقت انسان تھا
فسق ظلم و ستم گالیاں گندگی
محفلیں بے ادب فخر عصمت دری
شوق آوارگی ہر طرف رہزنی
چھینا جھپٹی کہیں اور کہیں دل لگی
عقل نیکی کی گمراہی میں ڈوبی ہوئی
اور انسان پر چھائی تھی بے خودی
رقص ابلیس میں محو تھا آدمی
ہر طرف آندھیاں ظلم و بیداد کی
کیسے شنوائی ہو آہ و فریاد کی
عدل وانصاف کی کوئی صورت نہ تھی
آدمیت پہ شیطان کا راج تھا
زندگی کا حسن تاخت وتاراج تھا
ہادی کل جہاں مونس بے کساں
تاجدار حرم فخر کون و مکاں
خاتم الانبیاء خاتم المرسلاں
آپ محبوب رب آپ آخر زماں
آپ خیر الوریٰ آپ خیر الامم
ناز پر بھی خدارا نگاہ کرم

بقیہ: عمر فاروق

وہ داماد علیؓ.... فاروق اعظمؓ
خلافت خاص سانچے میں ڈھلی ہے
یہی تاریخ کا عنوان جلی ہے
روایت معتبر ہے تو چلی ہے
عمر فاروقؓ داماد علیؓ ہے
یقیں اس بات پر مجھ کو ہے محکم
وہ داماد علیؓ.... فاروق اعظمؓ
گواہی عائشہؓ کی دی یہ کہہ کر
سراسر جھوٹ ہے بہتان ان پر
کہ سورہ نور بھی شاہد ہے اس پر
منافق کانپتے تھے سب ہی تھر تھر
مسلمانوں کے تھے غمخوار و ہمدم
وہ داماد علیؓ.... فاروق اعظمؓ
وہ نمبر دو نبیؐ کا جانشیں تھے
یہ دعویٰ ہے مرا جو بالیقیں ہے
پیمبر کے روضے میں مکیں ہے
مقام اس کا قریب خلد بریں ہے
اسی کے نام سے عزت ہے قائم
وہ داماد علیؓ..... فاروق اعظمؓ

حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ

سنہری کارنامے — منظوم

فرح جازی

کیا ہے دشمنوں کا جس نے سرگرم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

ملی کعبہ میں جانے کی سعادت
ہے جاری جسکی آمد سے عبادت
اسی کے دم سے قائم ہے عدالت
اسی پر ناز کرتی ہے سیاست

بلند اس نے کیا اسلامی پرچم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

مثال جس کی دنیا میں حکومت
ہوئی ایمان پر جس کے مسرت
صحابہؓ کو ملی ہے جس سے سطوت
منافق کانپتے تھے سب ہی تھر تھر

لرزتا جس کی ہیبت سے تھا رستم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

اسی کے عہد میں مردم شماری
زمیں کی اس نے پیمائش کی جاری
مسلمانوں پہ ہے احسان بھاری
تراویح باجماعت اس سے جاری

ہوا خواہش پہ جس کی پردہ لازم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

اکابر مجلس شوریٰ کے ممبر
تھے سب زہد و ریاضت کے وہ پیکر
اور عدل و منصفی میں سب سے بہتر
عدالت میں کئے قاضی مقرر

ملازم جس کے تقویٰ میں مجسم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

محد پہنچ گیا چادر سے جس کی
محبت سے روح الامین بھی حامی اسکی
گرے بت کعبہ میں ہیبت سے جسکی
کرے انکار یہ جرأت ہے کسکو

بھلا پر نام میرے اس کا ہر دم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

مدینہ جس کے قدموں کی بدولت
بچا ہے زلزلے سے تاقیامت
ملی جنت میں جانے کی بشارت
ہوئی مسجد میں ہے جن کی شہادت

ہے نازاں آپ پر اولاد آدم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

وہ بیواؤں کا خود راشن اٹھائے
جو پیاسے تھے انہیں پانی پلائے
وہی نہرا بوموسیٰ کھدائے
اسی نے قیصر و کسریٰ مٹائے!

مطیع اس کا ہوا عالم کا عالم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

لقب فاروق کا حضرتؐ سے پایا
فیرس کا قر جنت سے آیا
کہا "یا ساریہ" لشکر جگایا!
غلام اس کا بنا ہم کو خدایا!

جو مسکینوں یتیموں کا تھا ہمدم!
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

رفاہ عام کے ساماں بنائے
وظائف بھی کئی جاری کرائے
وہ شب کو شہر میں چکر لگائے
غریبوں مفلسوں کے دکھ بٹائے

جسے دیکھیں تو ٹوٹ جائیں سبھی غم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

انہوں نے جنگ میں بہت نہ ہاری
تھے شاہی تاج بھی قدموں پہ واری
غلاموں کو میسر تھی سواری
وہ بیٹھے اونٹ پر بھی باری باری

جسے پہچانتے عیسائی عالم:
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

ہے اب تک اسکی ہیبت کا یہ عالم
ہے برپا کفر کے گھر گھر میں ماتم!
یقیں اس بات پر رکھتے ہیں سب ہم
مٹانے جو اسے، ہو گا وہ ظالم

بھرے پانی خود اسکے گھر کا حاتم
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

بلا تفریق تھا اس کا چناؤ!
کہیں سے اس کا تم ثانی تو لاؤ
بتانے نیل کا ہم کو بہاؤ!
اسی کی عظمتوں کے گیت گاؤ!

لٹائے دین پر دینار و درہم!
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

بہاروں نے اسے دی ہے سلامی
فرشتے بھی کریں اس کی غلامی
غلاں میں بنے نامی گرامی
علی ہجویریؒ و سعدیؒ و جامی

صحابہؓ بھی کہیں جس کو معظم:
وہ داماد علیؓ ..... فاروق اعظمؓ

حسینؓ ابن علیؓ شوہر بانو
عطا کی ہے حقیقت دل سے مانو
اسے آل نبیؐ سے پیار جانو
خلیفہ دوسرا تم دل سے مانو

علیؓ بھائی بنے اس کے مکرم

باقی ص ۱۲

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہٗ

مصنوعی دانت

ڈاکٹر اقبال ...... جھنگ

س: میرا ایک دانت اکھڑ کر گر گیا ہے میں مصنوعی دانت لگوانا چاہتا ہوں اور ایسا دانت لگوانا چاہتا ہوں جو بوقت وضو اتارنا نہ پڑے براہ کرم اس سلسلے میں شرعی طور پر کون سی صورت مناسب ہوگی۔

(۲) جریان یا تقطیر البول (پیشاب قطرہ قطرہ آنے) کے مریض کی نماز کے لئے کپڑوں کا کیا کیا جائے۔

ج: مصنوعی دانت لگانا جائز ہے اگر ایسا دانت لگوایا جائے جو پیوست ہو جائے اور اسے اتارنا نہ پڑے تب بھی صحیح ہے وضو اور غسل ہو جائے گا۔

(۲) اسے نماز کے لئے پاک کپڑا استعمال کرنا چاہئے۔ اگر نماز کے دوران بھی خراب ہو جاتے ہوں تو نماز ہو جائے گی۔ بعد میں اتنی جگہ کو پاک کرلیا جائے۔

طلاق سے متعلق مسئلہ

ایک صاحب ...... از پشاور

س: بہت عرصہ ہوا میرے دل کو سکون نہیں کیوں کہ میرے منہ سے ایک ایسی بات نکل گئی ہے جس کی وجہ سے میں اکثر پریشان رہتا ہوں ایک دن میں اپنے عزیزوں کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک بات چل نکلی کہ پشاور میں اگر کوئی مر جائے تو گھر والے ایک سال تک کسی کی شادی یا خوشی میں نہیں جاتے تو میں نے ان سے کہا کہ یہ بات اچھی نہیں ہے۔ آپ لوگ گنہگار ہو رہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم دیکھیں گے کہ آپ کے گھر اگر کوئی مر جائے تو آپ کتنے دنوں تک سوگ کریں گے میں غصہ میں آگیا اور ان کو کہہ دیا کہ اگر میرے گھر میں کوئی مر گیا تو میں اسی دن ٹی وی لگا دوں گا یا تین دن کے بعد اب مجھے یاد نہیں کہ اسی دن کا کہا تھا کہ تین دن کا) اگر نہ کیا تو مجھ پر بیوی طلاق ہو۔ اب یہ بات کر کے میں بہت پریشان ہوں کہ اب کیا کروں۔ میرے گھر میں میرے والد صاحب اور والدہ صاحبہ زندہ ہیں میں اکثر باہر جاتا ہوں تو مجھے ڈر ہوتا ہے کہ کہیں کوئی مر نہ جائے یا میں ایسا نہ کرسکوں تو اس صورت میں میں کیا کروں آپ مجھے قرآن و سنت کی روشنی میں بتائیے کہ میں کیا کروں؟

ج: شریعت میں تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی اجازت نہیں۔ آپ نے احمقانہ بات کہی۔ کیوں کہ ٹی وی دیکھنا خود حرام ہے آپ ٹی وی نہ لگائیں۔ آپ کی شرط کے مطابق آپ کی بیوی کو ایک طلاق ہو جائے گی۔ اس سے دوبارہ رجوع کرلیں۔

میٹر سے لین دین

محبوب الحق ...... ژوب بلوچستان

س: مسئلہ یہ ہے کہ تمام ملک میں کپڑا ناپنے کے لئے میٹر چل رہا ہو، صرف ایک شہر والوں نے اس کو رائج نہ کیا ہو، اور اسی شہر والے کپڑا میٹر سے خریدتے ہوں اور فروخت گز سے کرتے ہوں اجتماعی طور پر تمام تاجر ایسا کرتے ہوں۔ ایسا کرنا کیا ہے اگر اسی شہر میں کوئی دکاندار گز کے بجائے میٹر دینا چاہے تو اس کی دکانداری پر بڑا اثر پڑتا ہے کیوں کہ ایک دکان میں کم قیمت پر ملتا ہے تو اس دکان پر میٹر اس سے زیادہ قیمت پر ملے گا اب اگر کوئی تاجر گز کے ساتھ یہ بھی کہیں کہ جو بھی مرضی ہے گز چاہئے یا میٹر دیئے علیحدہ بتائیں تو کیا ایسا صحیح ہوگا اس اہم مسئلہ کا شرعی جواب دے کر مطمئن فرمائیں۔

ج: جب یہ تاجر میٹر کے حساب سے خریدتے ہیں تو دینا بھی میٹر کے حساب سے چاہئے تاہم اگر خریداروں کو معلوم ہو کہ وہ گز کے حساب سے لین دین کر رہے ہیں تو یہ معاملہ جائز ہے کیونکہ اس پر دھوکا نہیں۔

حصولِ مقصد کے لئے وظیفہ

• .... طاہر اللہ صدیقی

س: احقر نے تقریباً آٹھ ماہ پہلے ایک خط آپ کو لکھا تھا جس میں آپ سے اپنی نانی صاحبہ کی چھوٹی صاحبزادی کے لئے رشتہ ملنے کے لئے دعا اور وظیفہ بتانے کی درخواست کی تھی الحمدللہ آپ نے دعا بھی کی اور وظیفہ بھی بتایا۔ جو یہ تھا کہ ۱۰۰ مرتبہ یا لطیف اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف اور روزانہ صلوٰۃ الحاجت پڑھنا نانی صاحبہ نے تقریباً چالیس روز یہ وظیفہ پڑھا پھر یہ سوچ کر

کہ اس میں مدت کا تعین تو ہے نہیں بند کر دیا مگر ۱۲/۱ ماہ وظیفہ بند کرنے کے بعد پھر سے وظیفہ شروع کر دیا اور آج کل بھی پڑھ رہی ہیں نانی صاحبہ نے یہ پوچھا ہے کہ مقصد پورا نہ ہونے تک اس وظیفہ کو جاری رکھا جائے یا کوئی دوسرا وظیفہ آپ تجویز فرمائیں گے۔

نانی صاحبہ کا کہنا ہے کہ رشتے تو آتے رہتے ہیں لیکن آخر میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ ہو جاتی ہے اور بات پکی نہیں ہو پاتی ۔ اور آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے اس سلسلے میں۔

ج :- وظیفہ حصول مقصد تک پڑھتے رہیں اور جو رشتہ آئے اس کے بارے میں مسنون استخارہ (جس کا مقصد بہشتی زیور میں لکھا ہے) کیا کریں حق تعالیٰ شانہٗ کامیابی عطا فرمائے ہر جمعہ کی شام کو عصر کے بعد ۳۱۳ بار آیت الکرسی اول وآخر ۱۱،۱۱ بار درود شریف بھی پڑھا کریں۔

نکاح ہوا نہیں ہوا

۱:- دراصل اس واضح مسئلہ میں ٹی وی پروگرام دیکھنے والوں نے الجھن پیدا کر دی اور مسجد میں نماز ظہر ادا کرتے ہوئے کہا کہ ٹی وی پر ایک ڈاکٹر صاحب نے داڑھی کے سلسلے میں فرمایا کہ :

" داڑھی سنت ہے۔ لیکن حد نہیں ہے مطلب یہ ہوا کہ چھوٹی ہو، تو تب بھی سنت پوری ہو جائے گی"

آپ برائے کرم داڑھی کی حد سنت کے مطابق کی تفصیل درج فرمادیں۔

جواب :- داڑھی کم سے کم ایک مشت واجب ہے۔ اس پر تمام ائمہ کا اجماع ہے۔ اس لئے ڈاکٹر صاحب کی بات مطلق غلط ہے تفصیل کے لئے میرا رسالہ " داڑھی کا مسئلہ " دیکھ لیا جائے۔

۲:- اس سے بھی عجیب ڈاکٹر صاحب نے فرمایا " حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک گورنر کی داڑھی سونڈھی ہوئی دیکھیں تو آپ نے کچھ نہیں فرمایا" کیا یہ صحیح ہے۔

جواب :- غلط ہے۔

۳:- چند آدمی ایک لڑکے کی منگنی کے لئے جمع ہوئے، اور لڑکی کے والد سے ایجاب و قبول کر لیا۔ اور خوشی کے لئے مٹھائی وغیرہ تقسیم کی لیکن ذاتِ مہر مقرر ہوا۔ اور نہ شرعی مجلس میں نکاح ہوا۔ لڑکے کو خوشخبری دینے پر اس نے کہا کہ یہ لڑکی مجھ پر بہن کی طرح ہے۔ پھر چار پانچ ماہ بعد اسی لڑکی کا نکاح ایک مجلس عقد میں دو گواہوں کے سامنے اسی لڑکے کے بھائی کے ساتھ مہر مقرر کر کے کر دیا۔ لڑکی کا وکیل لڑکی کا والد ہوا کیا یہ نکاح درست ہے یا نہیں؟

جواب :- لڑکی کے والد سے جو ایجاب قبول کرایا وہ نکاح نہیں تھا بلکہ منگنی تھی اس لئے لڑکے کا یہ کہنا کہ " یہ لڑکی مجھ پر بہن کی طرح ہے" لغو ہے بعد میں جو نکاح ہوا وہ صحیح ہے۔

سائل :- محمد فاروق ہاشمی خان خیل ۔ پ۔ او بھیر کنڈ تحصیل وضلع مانسہرہ)

لیلۃ القدر

س :- کیا یہ سچ ہے کہ لیلۃ القدر کی رات تمام درخت اور کائنات ایک گھڑی میں اللہ تعالیٰ کو سجدہ کرتے ہیں۔ اور اس رات جو دعا کی جائے، وہ پوری ہوتی ہے۔ اس کا جواب بتا دیں۔ تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب :- حافظ ابن حجرؒ فتح الباری ۴م-۲۶۰، میں لکھتے ہیں :

" طبریؒ نے کچھ لوگوں کے حوالے سے ذکر کیا ہے کہ اس رات میں درخت زمین پر گر جاتے ہیں۔ اور پھر اپنے تنے پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور یہ کہ اس رات ہر چیز سجدہ کرتی ہے۔"

شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ تفسیر عزیزی میں فرماتے ہیں :

" اور اس رات کے خواص سے ایک یہ ہے کہ اس رات کو دعا قبول ہوتی ہے۔ تو سب کو لازم ہے کہ ایسی دعا اس رات کو مانگیں۔ جو دنیا و آخرت کی سب بھلائیوں کو شامل ہو۔

اور صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہؓ نے رسول اکرم ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا دعا مانگوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو :

اللّٰھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی۔

" یعنی اے اللہ ! تو معاف کرنے والا ہے۔ اور معافی کو پسند کرتا ہے پس مجھ کو بھی معاف فرما۔"

روزہ اور قے

س :- میں اپنے گھر سے بہت دور سروس کر رہا ہوں۔ اس دفعہ عیدالفطر پر گھر جا رہا تھا کہ راستہ پُرپیچ ہونے کی وجہ سے مجھے گاڑی میں قے ہوئی اور صرف ایک دفعہ اس کے بعد قے نہ ہوئی اور میں نے روزہ توڑا۔ رات کو سب کے ساتھ افطار کیا تو کیا میرا روزہ ٹوٹ گیا یا نہیں؟

جواب :- قے ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا

حفظ قرآن

س :- اگر کوئی شخص قرآن شریف پڑھتے پڑھتے درمیان میں چھوڑ دے۔ تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب :- قرآن کریم حفظ کر کے بھلا دینا کبیرہ گناہ ہے۔ اور پڑھتے پڑھتے درمیان میں چھوڑ دینا محرومی ہے۔ اس کی ہمت کر کے قرآن مجید پورا کرنا چاہئے

(سائل :- سردار خان بلوچ)

اغلاط العامہ

قادیانی "احمدی" کی بجائے مرزائی یا غلام کی اسمی نسبت قائم کریں

سید انوار الحق —— لاہور

اللہ تعالیٰ ختم نبوت کے مسئلے پر جدید و ختم نبوت کی ایمان افروز کوششوں کو عصر حاضر کے لئے اثر آفریں بنا دے کہ اس کے بغیر ایمان اور منافقت کے درمیان خط فاصل کا عمومی ابلاغ نہ ہو پائے گا۔ البتہ دشوار ہو جائے قادیانی حضرات اپنے ضمیر و ظرف کی روشنی میں تدبر فرمائیں تو اپنے ہیڈ کوارٹر اور گردی سربراہ کی طرف سے جاری کردہ مختلف احکام و ہدایات کی روشنی میں ترغیب عمل کا آئینہ سامنے رکھ کر بخوبی یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ آیا کسی ایمان خالص پر مبنی عقیدہ رکھنے والے گروہ کی جانب سے اس نوعیت کی مصلحت اندیشی یا صاف تر الفاظ میں صریحاً منافقت آمیز رویے اپنائے جانے ممکن ہیں اغلاط گرفتہ ذہنوں، غلط کار طبیعتوں اور کج پسند مزاجوں کا نفسیاتی رویہ ہی فی نفسہ حق و باطل کی تمیز آشکار کرنے کے لئے کافی ہے کہ ایک غلطی کو نبھانے کے لئے تقریباً تین چوتھائی صدی سے اغلاط کا جالیہ ترتیب دیا جا رہا ہے۔

صاحبان عقل و ہوش اس امر کا سخت مندر عرفان رکھتے ہیں کہ بقول خود "انگریزوں کا خود کاشتہ پودا" تو اسی نسبت سے مرزا غلام قادیانی جانا جائے لیکن مبنی بر کذب ادعائے نبوت کے بعد نام کا اصل کلیدی لفظ "غلام" حذف کرتے ہوئے غلط شکل یعنی "احمد" سے اپنی نسبت قائم کر دی جبکہ ہر معمولی فہم رکھنے والا بھی نہایت آسانی سے "احمد" اور "غلام احمد" کا معنوی فرق محسوس کر سکتا ہے یہ قدرت الٰہی کا ایک لطیف کرشمہ ہے کہ موصوف کی ولادت پر نام رکھنے والوں نے دنیا میں ان کی تکریم اور عزت کے لئے احمد کی غلامی کو افضل و برتر جانا مدو و غلامی سے عملی فرار کے باوجود اصل نام "غلام احمد" اپنے اسی منصب غلامی کے ساتھ ابدی نام کی اصل ساخت کو تبدیل کرتے ہوئے غلام کا لفظ حذف کرنے سے مطلقاً عاجز و قاصر ہیں جو آدمی اپنے آقا کی نسبت سے منصب غلامی کا حامل ہو دنیا میں کوئی قاعدہ ایسا نہیں کہ اسے فی نفسہ آقا کے نام سے پکارا جائے اس لئے یہ گروہ خود کو اصلاحاً زیادہ سے زیادہ "غلام احمدی" لکھ پڑھ اور بول سکتا ہے گو کہ جھوٹے دعوے کے بعد یہ حق بھی از خود ساقط ہو جاتا ہے یوں بھی انبیائے کرام کا تسلسل ہمارے سامنے ہے کسی نبی نے خود کو کسی نبی کے مابعد یا ماقبل غلام کا خطاب نہیں دیا یعنی خود قادیانی یا بر دیگر الفاظ مرزائی حضرات کو زیب نہیں دیتا کہ وہ خلاف حقیقت احمدی کا لفظ استعمال کریں ایک طرف تو نعوذ باللہ اپنے جھوٹے دعوے کی رو سے خود نبی کریم کے ادعائے ختم نبوت کو جھوٹا قرار دینے کے مجرم ثابت ہو گئے۔ دوسری طرف ان کے نام اور ان کے لائے ہوئے مذہب اسلام سے خود کو وابستہ رکھنے پر غیر فطری طور پر بھی لبضد نظر آتے ہیں آپ نے اپنی ایک قریبی اشاعت میں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ان حضرات پر لفظ احمد کے استعمال کے لئے پابندی عائد کر دینی چاہیئے۔ بہتر صورت یہی ہے کہ وہ اپنے لئے از خود کوئی مناسب لفظ تلاش کر لیں ورنہ کم از کم اتنا ضرور ہو کہ جمیع ملت اسلامیہ انہیں احمدی کہنے کی بجائے ان کے دیگر معروف مرزائی یا قادیانی ناموں سے یاد کرے ایک ستم ظریفی قابل غور ہے کردہ بزعم خویش "احمدی"

باقی صفحہ ۱۸

میں مسلمان کیوں ہوا ؟!

محمد الیگزینڈر رسل وب (امریکہ)

یہ بات تو کسی پر مخفی نہیں کہ میں پیدائشی امریکی ہوں۔ جس کا تعلق ایسے ملک سے ہے جو برائے نام مسیحی مذہب کا حامل ہے۔ میں نے ایک ایسی سوسائٹی میں نشو و نما پائی جہاں متا بر ارشاد سے مسیحیت کی بارش ہوتی ہے بلکہ صحیح تعبیر تو یہ ہے کہ جہاں لوگ ارتھوڈکس مسیحیت کے اصول برتتے ہیں، میں نے اپنی زندگی کے لئے اسلام بطور رہبر کیوں منتخب کیا ؟

میں فوری جواب دینے کی پوزیشن میں ہوں اور اپنی بات میں سمجھا سکتا ہوں کہ میں نے اس دین کو طویل مطالعے کے بعد اپنی زندگی کا راستہ اس لئے بنایا کہ میں نے اسے تمام مذاہب سے بہتر پایا۔ اور یہ ان میں سے منفرد ہے جو انسانیت کی روحانی ضروریات پوری کرتا ہے۔ یہاں میں یہ بات ذکر کرنا پسند کروں گا کہ جب میں چھوٹا تھا تو مجھ میں اس دینی جذبہ کی کمی تھی جو عام طور پر لڑکوں اور بچوں میں پایا جاتا ہے اور جب میری عمر بیس سال کی ہوئی اور مجھے آزادی تصرف حاصل ہوئی تو میرا سینہ گرجا کے جمود اور بدحالی سے تنگ ہو گیا اور میں نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے گرجا کو خیر باد کہہ دیا۔

میں خوش قسمتی سے متجسس عقل والا تھا اور میرا رجحان یہ تھا کہ معاملات کی تہہ تک پہنچوں اور ہر چیز کی علت اور سبب تلاش کروں۔ میں نے دیکھا کہ پڑھے لکھے لوگ اور علماء دین عقلی اور منطقی طور پر مجھے اس عقیدہ (مسیحیت) کے بارے میں مطمئن کرنے سے عاجز ہیں دونوں گروہ یہی کہتے تھے کہ معاملات مخفی اور پر اسرار ہیں یا یوں کہتے کہ یہ معاملات فہم و ادراک سے ماورا ہیں۔

گیارہ سال تک میں نے مشرقی مذاہب کے مطالعہ کا اہتمام کیا میں نے مل MILL، کانٹ KANT، ہیگل HEGEL اور ہکسلے HUXLEY کی کتابوں

باقی صفحہ ۱۹

قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ کا خصوصی مقالہ

۱۹۷۴ء میں قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم تسلیم کر لیا گیا۔ اور ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعہ ان کے مسلمان کہلانے اور اسلامی شعائر کو استعمال کرنے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ قادیانیوں نے قانون کا مذاق اڑانے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرنے اسلام کے سب سے بڑے شعار (کلمہ طیبہ) پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا۔ سینوں پر، کاروں پر، دیواروں پر، مکانوں پر دھڑا دھڑ کلمہ طیبہ کے بیج اور بورڈ لگانے لگے، راقم الحروف نے قادیانیوں کی اس سازش کی اصلیت سے پردہ اٹھانے کے لئے مارچ ۱۹۸۵ء میں رسالہ "قادیانیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ کی توہین" لکھا اور اس میں قادیانیوں کے مستند حوالوں سے بتایا کہ قادیانی عقیدے کے مطابق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو بعثتیں مقدر تھیں، پہلی بعثت محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل میں ہوئی اور تیرہویں صدی تک اس کا دور رہا۔ ۱۳۰۱ھ سے محمد رسول اللہ کی دوسری بعثت کا دور شروع ہوا۔ جو مرزا قادیانی کی بروزی شکل میں ہوئی اس لئے مرزا قادیانی بروزی طور پر (نعوذ باللہ) بعینہ محمد رسول اللہ ہے اور اسے محمد رسول اللہ کے تمام اوصاف و کمالات، آپ کی نبوت اور نبوت کے تمام حقوق حاصل ہیں۔ اس قادیانی کلمہ کا مفہوم، اسلامی کلمہ سے مختلف ہے کیونکہ محمد رسول اللہ کے قادیانی مفہوم میں مرزا بھی شامل ہے بلکہ وہ خود بروزی طور پر محمد رسول اللہ ہے، جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کے بعد کوئی شخص حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ (علی نبینا و علیہما الصلوٰۃ والسلام) کا کلمہ پڑھ کر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان نہ لائے۔ کیونکہ ان کا کلمہ اور دین منسوخ ہو چکا ہے اسی طرح قادیانی عقیدہ کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بھی منسوخ ہے۔ اور اس کلمہ کو پڑھنے والے کافر ہیں جب تک کہ محمد رسول اللہ کے قادیانی ایڈیشن پر ایمان لا کر مرزا قادیانی کو محمد رسول اللہ نہ مانیں۔ مسلمانوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بغیر حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی پیروی موجب نجات نہیں اور قادیانیوں کے نزدیک مرزا قادیانی کے بغیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں نجات نہیں۔ کیونکہ مرزا کے مانے بغیر ان کا اسلام مردہ ہے، لعنتی ہے، شیطانی ہے، قابل نفرت ہے ___

اس چھوٹے سے رسالے سے نہ صرف قادیانیوں کی کلمہ مہم دم توڑ گئی بلکہ قادیانیت کے اصل رخ سے پردہ اٹھ گیا۔ بلکہ اس کا بھی صحیح اندازہ ہو گیا ہے کہ قادیانیت اسلام کے متوازی ایک الگ دین ہے اور یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین اسلام اور مرزا قادیانی کے پیش کردہ دین مرزائیت کے درمیان وہی فاصلہ ہے جو اسلام اور یہودیت کے درمیان یا اسلام اور عیسائیت کے درمیان ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۸۵ء میں ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہوا۔ اس کے انگریزی تراجم بھی بڑی تعداد میں شائع ہوئے۔ اب نظرثانی کے بعد یہ رسالہ دوبارہ طباعت کے لیے جا رہا ہے، جن حضرات نے ابھی تک اس کا مطالعہ نہیں کیا ان سے گزارش ہے کہ ایک بار اس کا مطالعہ ضرور کریں اور بیرونی ممالک کے احباب سے گزارش ہے کہ بین الاقوامی اور مقامی زبانوں میں اس کے تراجم کثرت سے شائع کئے جائیں، اور وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے علاوہ قادیانیوں کو بھی اس کے مطالعہ کی دعوت دی جائے، تاکہ دعوت و تبلیغ کا حق ادا ہو جائے۔ باقی ہدایت کی توفیق اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

حق تعالیٰ شانہ تمام گمراہ کن فتنوں سے امت اسلامیہ کی حفاظت فرمائیں، آمین

- وللّٰہ الحمد اولاً و آخراً -

تدوین قرآن

محمد اکرم عاصم، کراچی

ارشاد ربانی ہے "اس قرآن کریم کو ہم نے نازل کیا۔ اور اس کی حفاظت ہمارے ذمہ ہے۔" لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن پاک کی جمع و تدوین حضرت عثمانؓ نے کی پس منظر میں جھانکنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضورؐ نے صحابہ کرامؓ سے بیعت لی چنانچہ ارشاد ربانی ہے "آپؐ کے ہاتھ پر بیعت کرنے والے اللہ ہی کے ہاتھ پر بیعت کر رہے ہیں ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے" لیکن چونکہ حضرت عثمانؓ سفیر کی حیثیت سے اہل مکہ کے ہاں گئے ہوئے تھے چنانچہ آپؐ نے فرمایا "اے اللہ عثمان تیرے اور تیرے رسولؐ کے کام پر گیا ہے۔ آپؐ نے اپنے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔ اور اپنے ہی ہاتھ کو عثمان کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے ان کی طرف سے بیعت کی۔

حاصل واقعہ یہ ہے کہ حضرت عثمان کے ہاتھ کو آپؐ نے اپنا ہاتھ کہا، جبکہ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کے ہاتھ کو اپنا ہاتھ قرار دیا۔ گویا بالواسطہ حضرت عثمان کا ہاتھ اللہ کا ہاتھ قرار پایا پس حضرت عثمان کے ہاتھ سے قرآن کا جمع ہونا خود اللہ تعالیٰ کے ہاتھ سے جمع ہونے کی تصدیق ہے۔

جو لوگ کہتے ہیں کہ یہ قرآن پورا نہیں ہے نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کی ترتیب کو جھٹلاتے ہیں، ایسے لوگ بلاشبہ منکر ہیں اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

عجیب تحریفیں اور تاویلیں

تحریر ــــــ محمد حاکم خان طارق خانقاہ سراجیہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہتے ہیں۔ اور حدیث لانبی بعدی جو بحکم ان کے مقابلہ یاجوجیت کے مقابلہ میں سد سکندری کی طرح حائل تھی اس لئے سب کی نظر عنایت ان کی تحریف پر لگی رہی ہے اور ان میں سے ہر شخص نے اپنی اپنی فہم کے مطابق اس کی تحریف میں کوشش کی۔

ایک شخص نے اپنا نام لفظ "لا" رکھوا لیا اور نبوت کا دعویدار بن کر خود اسی حدیث کو اپنی نبوت کا گواہ بنایا اور کہنے لگا کہ اصل عبارت حدیث یوں ہے لا نبی بعدی جس میں لا مبتدا اور نبی بعدی اس کی خبر ہے جس کے مطابق حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ میرے بعد یہ شخص مسمی بہ لا نبی ہوگا۔ (کذا فی فتح الباری)

یہ تو تھا قصہ ایک مرد کا اور اب سنئے قصہ ایک عورت کا

ایک عورت کو مغرب میں بھی جنون سوار تھا اور نبوت کا دعویٰ کر بیٹھی لوگوں نے لانبی بعدی کا فرمان اس کے مقابلے میں پیش کیا تو کہنے لگی کہ حدیث میں لانبی بعدی ہے۔ لانبیۃ بعدی نہیں یعنی مرد کے نبی ہونے کا انکار ہے۔ (فتح الباری شرح بخاری)

یہ اس وقت کے واقعات ہیں جب زمانہ میں خیر اور اصلاح کے آثار باقی تھے دلوں میں امانت کا کوئی حصہ موجود تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا احترام جزو ایمان سمجھا جاتا ہے وہاں اس قسم کی لایعنی تحریفات کب کھپ سکتی تھی امت نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے عالم اسلام کو ان کے وجود اور ان کی تحریفات سے پاک کر دیا حالانکہ ان کی تحریفات مرزائی تحریفات سے زیادہ دلچسپ محقیں قسمت سے ہمارے حصہ میں اگر متنبی ایسا خوش فہم آیا ہے کہ اس کو تحریف کرنے کا بھی کوئی سلیقہ نہیں تو رنگ ایسے بھی خوش عقیدہ آئے کہ انہیں ہر نبی کے ہذیان کو دین نبی سمجھ لینا بالکل سہل ہے۔ تحریف کو ہر شکل میں ثابت کرنے کے لئے کئی حربے کئے گئے تحریفات کی کئی اس طرح مرزائیوں نے بھی مسلم شریف کی حدیث کے الفاظ دیکھ کر خوشیاں منائیں کہ اس نے ختم نبوت کے مسئلہ میں تحریف کا راستہ نکال دیا۔

حاجر اصل حدیث اس طرح ہے عن عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ اشھد انی سمعت ابا ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی آخر الانبیاء و مسجدی آخر المساجد (رواہ مسلم ص۴۴۶ ج ۱ والنسائی ولفظہ خاتم الانبیاء و خاتم المساجد)

ترجمہ:۔ حضرت عبداللہ بن ابراہیم بن قارظ فرماتے ہیں کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے (حضرت) ابوہریرہؓ کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے اس حدیث کو مسلم نے ص۴۴۶ ج نمبرا۔ اور نسائی نے روایت کیا ہے۔ نسائی کے الفاظ میں بجائے آخر الانبیاء اور آخر المساجد کے خاتم الانبیا اور خاتم المساجد واقع ہوا ہے۔

حدیث میں خاتم المساجد سے مراد خاتم مساجد الانبیاء ہے۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں خود یہی الفاظ موجود ہیں جس کو امام حدیث دیلمی، ابن نجار، بزار وغیرہ نے حضرت عائشہؓ سے باین الفاظ روایت کیا۔ انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء کذا فی الکنز)

میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد مساجد الانبیاء کی خاتم اور آخر ہے۔

حاصل یہ ہے کہ آپ کے بعد نہ کوئی نبی پیدا ہو گا اور نہ کسی نبی کی مسجد بنے گی۔

دیلمی ابن نجار اور بزار کے حوالہ سے حضرت عائشہ صدیقہؓ کی جو حدیث پیش کی گئی ہے کہ خاتم المساجد کے معنی خاتم مساجد الانبیاء ہیں اس نے ان کے تمام منصوبے خاک میں ملا دیئے۔

مرزائیوں کے لئے بہتر یہی ہے کہ وہ توبہ کر کے سچے دین محمدی میں شامل ہو جائیں توبہ کے دروازے ہر وقت کھلے ہیں، اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ عقل عطا فرمائے (آمین)

بقیہ: اغلاط کا ہمالیہ

قرار پاکر تمام امت مسلمہ کو جو کہ الواقع احمدی اور محمدی ہے بڑی دیدہ دلیری سے غیر احمدی قرار دے رہے ہیں یعنی اسلام کے علمی استعمال نے اصل صاحب ایمان احمدیوں کو "غیر احمدی" اور اسی نسبت سے اصل غلام احمدیوں کو احمدی قرار دلوا دیا۔ اس گروہ میں عیار اور چالاک افراد کی خاصی کثرت ہے اس لئے لفظ و حرف کے مباحث چھیڑتے وقت ان کے منافقانہ رویوں کا ہوشمندی سے جائزہ لینا بھی ضروری ہے اس لئے کم از کم کسی قانونی ہدایت کی رو سے اس گروہ سے لفظ "احمدی" کا منقطع کروانا اگر دشوار ہے تو عامۃ مسلمین کا فرض ہے کہ جب اس گروہ کا ذکر کریں "مرزائی یا قادیانی" کا لفظ استعمال کریں یا پھر نام بنام "احمدی" لکھیں کہ فی الوقت مسلمانوں کی یہ بھی ایک مجبوری ہے کہ اس طرح کم سے کم تمام امت مسلمہ کی نگاہ میں لفظ "احمد" اور اس کی نسبت سے احمدی کی اصل قدر و منزلت بحال ہو جائے گی۔

علامہ اقبال اور مرزائی

تحریر ...... قمر حجازی اوکاڑہ

مفکر پاکستان علامہ اقبال کے فرزند ڈاکٹر جاوید نے اپنی کتاب "زندہ رود" میں حیات اقبال کو علمی و ادبی میں اس بات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے کہ مرزائی علامہ اقبال کے مخالف کیوں بن گئے [illegible] کے مطالعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ [illegible] ایک عظیم شخصیت کو اپنے شیشے میں اتارنے کے لیے کیسے کیسے ہتھکنڈے استعمال کرتے ہیں۔ ڈاکٹر جاوید نے اقبال کے مخالفین کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"اقبال کے مخالفین میں تیسرا گروہ احمدی عقیدہ رکھنے والوں کا ہے۔ اقبال کی یورپ سے واپسی پر پنجاب میں احمدی تحریک کا چرچا تھا۔ انہوں نے احمدی تحریک کا مطالعہ کیا لیکن اس مطالعہ کے باوجود شروع شروع میں اس تحریک سے اپنی بیزاری کا اظہار نہیں کیا بلکہ بعد میں انہوں نے نظم و نثر دونوں میں شدت سے کیا۔ 1911ء میں پہلے ایک انگریزی کا خطبہ بعنوان "مسلم کمیونٹی" ایک معاشرتی مطالعہ" علی گڑھ میں دیا گیا۔ اقبال نے ایک مقام پر قادیانی فرقہ کو [illegible] میں مخالفت مسلم [illegible] کے کردار کا واقعہ [illegible] بیان کیا۔

(صفحہ ۱۰۷)

اس مقالہ کا اصل مسودہ اقبال میوزیم میں محفوظ ہے اور اس کے صفحہ اول کے حاشیہ پر اقبال کے اپنے ہاتھوں کا لکھا ہوا ایک انگریزی کا [illegible] وضاحتی نوٹ بھی ہے۔ [illegible] تحریر کرتے ہیں کہ یہ لیکچر مسلم گڑھ میں دیا گیا۔ مقالہ میں قادیانیوں کی طرف اشارہ اس تحریک کا 1911ء سے بعد کا صورت [illegible] نظر ثانی [illegible]۔

قادیانی [illegible]

ہیں اور پیغمبر [illegible] کہ مسلمان ان [illegible] کے [illegible] مسلمانوں کو بھی وہ دیتے ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جس طرح اس تحریک کا اصل روپ سامنے آیا [illegible] اس سے خیال ہے کہ وہ کس طور پر اسلام کی دشمن ہے [illegible] بظاہر قادیانی مسلمان نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں ان کی ذہنیت [illegible] ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس تحریک کا اختتام بالآخر بہائی مذہب میں ہو جائے۔

(اقبال ۲۱ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

بحوالہ صفحہ ۹۹ - ۲۹۵

احمدیوں کی شروع ہی سے کوشش تھی کہ کسی طرح اقبال جیسی غیر معمولی قابلیت کی حامل شخصیت کو احمدی مذہب قبول کر لینے کے لیے رضامند کیا جائے چنانچہ ان کی جماعت کی طرف سے اقبال کو بیعت کا پیغام بھی بھیجا لیکن اقبال نے اپنے منظوم جواب میں ایسا کرنے سے معذرت کی اس کے بعد احمدیوں کے ایک اخبار نے خبر وضع کر کے شائع کر دی کہ اقبال نے احمدی عقیدہ رکھنے والے کسی خاندان کی لڑکی سے شادی کر لی۔ اس پر اقبال نے اس خبر کی تردید میں ایک بیان دیا کہ انہوں نے ایسی کوئی شادی نہیں کی بلکہ جن کی انہوں نے شادی کی ہے وہ کوئی اور ڈاکٹر ہوں گے۔

(بحوالہ صفحہ ۱۷۱)

اس کے علاوہ دیکھئے کتاب "معاصرین اقبال کی نظر میں" از عبداللہ قریشی صفحہ ۲۲۳ تا صفحہ ۲۴۲۔

بحوالہ مخزن : مئی ۱۹۰۲ء

اخبار پیغمبر فرزانہ : ۱۱ جون ۱۹۰۲ء

ہفت روزہ الحکم قادیان : ۲۴ جنوری ۱۹۰۳ء

اگست ۱۹۱۰ء

پیسہ اخبار : ۱۵ ستمبر ۱۹۱۰ء

جب احمدیوں کو اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہ ہوئی تو انہوں نے اقبال کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنا شروع کر دیا مگر جب اقبال نے احمدی تحریک سے بیزاری کا اظہار کھل کر کیا اور احمدیوں کے عقائد کو اسلام کے منافی ثابت کر کے انہیں ملت اسلامیہ سے خارج گردانا اور انگریزی حکومت سے مطالبہ کیا کہ انہیں ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے تو وہ ان کے دشمن ہو گئے۔ اور انہوں نے اقبال کی کردار کشی کو اپنا شعار بنایا۔

(صفحہ ۱۰۸)

ان حقائق و واقعات سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ مرزائی [illegible] اقبال کے خلاف کیوں ہیں؟

بقیہ: مسلمان کیوں ہو

کا مطالعہ کیا اور ان بہت سے مفکرین اور مصنفین کی تقاریر سنیں جو کہ روادای بیان کرتے اور اہم و تغیر پر گفتگو کرتے تھے۔ لیکن ان میں سے ایک بھی ایسی روح کی ابتدا انتہاء اور مابعد الموت کے بارے میں کچھ بھی نہ کہتا تھا۔

میں نے بار بار اپنے بارے میں قصداً اس بات کا اظہار کیا ہے کہ میرے اسلام کا سبب کوئی گمراہی، اندھی پیروی یا جذباتی رجحان نہیں بلکہ گہرے مختصانہ مطالعہ کا نتیجہ ہے جس میں کسی کی رائے یا سابقہ میلان کا قطعی دخل نہیں۔ یہ کاوش حقیقت کی رغبت اور اس کے لئے پختہ عزم کا نتیجہ ہے حقیقی اسلامی عقیدہ کی روح اللہ کے ارادہ کے سامنے جھک جانے میں پنہاں ہے اور اس کا سنگ میل نماز ہے اسلام ایک بین الاقوامی بھائی چارے اور تمام جہان والوں کے ساتھ محبت و شفقت اور ہر بھلائی کی دعوت دیتا ہے۔ اور عقل و عمل کی پاکیزگی اور جسم کی نظافت کا مطالبہ کرتا ہے۔

یہ دین دنیا و جہان کے تمام مذاہب میں سے یقیناً زیادہ آسان اور اس کے ساتھ ہی ساتھ انسانیت کو عظمت سے ہمکنار کرنے کی سب سے زیادہ اہلیت رکھتا ہے۔

پاکستان میں خلاف اسلام سازشوں کا مرکزی سینٹر ربوہ

مرزا محمد اسلم ـــــ ربوہ

قصبہ ربوہ، کوئی اتنی زیادہ پرانی تاریخ کا حامل نہیں لیکن اس قصبہ کی تعمیر پوری پلاننگ سے کی گئی ہے۔ ربوہ اڈہ پر اترتے ہی دور سے سیدھی سمت نام نہاد قبتوں کے مینار نظر آتے ہیں۔ جو کہ ایک اجنبی مسلمان کو اس مذہب کی حقانیت کا دھوکہ دینے کی ایک خاموش دعوت کا کام دیتے ہیں۔

ظاہری آنکھیں اڈہ پر کھڑے کھڑے ایک طویل فاصلہ پر نظر آنے والے قادیانیوں کے اس مرغولے کے میناروں سے چندھیا جاتی ہیں۔ جب مشاہدہ اس صورتحال کی دل کو رپورٹ کرتا ہے تو لازماً اس شہر کی اسلام دوستی کا فریب ذہن میں سما جاتا ہے۔ شہر کی طرف قدم اٹھائیے اڈہ سے متصل مشرقی جانب فضل عمر ہسپتال کی وسیع و عریض بلڈنگ نووارد حضرات کے استقبال کے لئے چشم براہ ہے ذہن پھر سوچنے پر مجبور ہے کہ یہ لوگ کس قدر دکھی انسانیت کے خیر خواہ ہیں لیکن انہیں کیا پتہ کہ انجمن احمدیہ اس شفاخانہ کے ذریعے کتنے بیماروں کو جسمانی اذیت سے اگر بچانے کی کوشش کرتی ہے۔ تو ان مریضوں کو تندرست ہونے سے قبل قادیانیت کے روحانی موذی جراثیم ان کے صحیح و سالم جسموں میں منتقل کر دیتی ہے۔

ہسپتال کی عمارت کے آخری سرے پر گول بازار کسی ماہر انجینئری مہارت کا منہ بولتا ثبوت ہے یوں محسوس ہوتا ہے کہ یہ مارکیٹ کسی بہت بڑے شہر کی تجارتی منڈی ہے۔ مین روڈ کے غربی جانب گول بازار کے عین درمیان سے ایک سڑک تعلیمی ونگ کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس نئی سڑک کے شروع ہونے پر خلافت لائبریری کی ماڈرن بلڈنگ تھوڑے سے فاصلے پر فضل عمر گرلز ہائی اسکول اور چند قدم آگے گرلز کالج کی عمارتیں، اس شہر کے باسیوں کی علم دوستی کی جھوٹی شہادت دے رہی ہیں۔

دارالخلافت جسے مرزائیوں کا مرکزی سیکرٹریٹ کہا جا سکتا ہے وہاں تعلیمی عمارتوں سے ملحقہ ہے۔ گول چوک میں مرکزی لنگر خانہ کا مین گیٹ، قادیانیت کی فیاضی اور غریب پروری کا دھوکہ دینے کے لئے کافی ہے۔

یہ تھی اس شہر کی ظاہری شکل و صورت، اب آیئے ذرا عمارتوں کے اندر جھانکیں تو تصویر کا دوسرا رخ بآسانی نظر آ جائے گا۔

اس شہر کی عمارتوں میں جنم لینے والی سازشوں کی نقاب کشائی سے پہلے ایک تاریخی نقطہ کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ دریائے چناب کے مغربی جانب گرد و غبار کی سرزمین پر بنائی جانے والی بستی ایک بہت بڑے پلان کی غمازی کرتی ہے۔

اس قصبہ میں صرف قادیانیوں کو آباد کرنا ہی مقصود نہ تھا بلکہ اس جگہ کو اس سازشی انداز میں تعمیر کا رنگ دیا گیا گویا کہ کسی وقت ملک کا اسلام آباد ہوگا۔ پاکستان کا یہ اسرائیل ملک کا مرکزی صدر مقام ہوگا۔

قیام پاکستان کے بعد قادیانی ٹولے نے مذکورہ بالا مشن کی تکمیل کے لئے، ربوہ ہیڈ کوارٹر کے احکام کی تعمیل میں پورے ملک کے اندر اپنی برانچیں قائم کیں۔ انتظامیہ میں اثر و رسوخ پیدا کیا۔ دسمبر میں تین روزہ کانفرنس کا انعقاد اور اسے حج و عمرہ کا مرتبہ دینا اور پھر پوری دنیا سے اس تقریب میں شمولیت کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات اور بسوں، ریلوں کی ریزرویشن، ربوہ کے قرب و جوار میں زرعی اراضی کی ہائی لیول پر خرید اس مشن کی تکمیل کے ابتدائی حربے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ ربوہ کا سالانہ جلسہ مسلمانوں کو بہت دھوکہ دیتا تھا۔ اس فنکشن میں شرکت کے لئے بیرونی ممالک سے قادیانی وفود بمعہ فیملی آتے اور ملک کے تمام قادیانی اس اجتماع میں نہ صرف خود شرکت کرتے بلکہ بھولے اور سیدھے سادھے مسلمانوں کو بھی اپنے ساتھ لاتے۔

آج کا اُجڑا ہوا ربوہ سالانہ جلسہ کے دنوں پیرس کا سماں پیش کرتا تھا۔ اس ظاہری چمک دمک اور اس شہر کی مخصوص تہذیب و تمدن و تنظیم سے متاثر ہو کر کئی مسلمان ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے۔

خدا خدا کر کے مسلمانان پاکستان کی قربانیاں رنگ لائیں اور ۱۹۷۴ء میں یہ سازشی ٹولہ غیر مسلم اقلیت قرار پایا اور رہی سہی کسر شہید صدر ضیاء الحق کے صدارتی آرڈیننس ۱۹۸۴ء نے پوری کر دی۔ شہر کے تقریباً ۵، مرزائیوں میں اسپیکر کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا بلکہ اذان دینے پر بھی پابندی، مرزائیت کو مسجد کہنا جرم قرار پایا۔ قادیانیوں کا خود کو مسلمان کہنا، مسلمان لکھنا، شعائر اسلامی کا استعمال ضابطہ فوجداری کی خلاف ورزی شمار کیا جانے لگا۔ اس آرڈیننس نے اس شہر کو خاموشی کی نیند سلا دیا۔

اس ضمن میں ایک تازہ واقعہ کی طرف جو راقم الحروف کے ساتھ پچھلے دنوں فضل عمر ہسپتال میں پیش آیا کا اشارہ کئے دیتا ہوں جو یقیناً دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

ہسپتال میں ایک مریض کی عیادت کے لئے گیا۔ اس ہسپتال میں ان کی سبز رنگ کی عبادت گاہ ہے میں نے مذاقاً ایک آدمی سے جو بظاہر مریض معلوم ہوتا تھا پوچھا کہ کیا اس عبادت گاہ میں اذان ہوتی ہے تو وہ کمزور اور بوڑھا آدمی برملا کہنے لگا کہ "جہاز میں جل جانے والے نے اذانیں بند کی تھیں، وہ اپنے انجام کو پہنچ گیا اب وہ وقت قریب آگیا ہے یہاں اذانیں بھی چلیں گی"۔ اس قادیانی مریض کا اشارہ صدر پاکستان مرحوم ضیاء الحق کی شہادت کی طرف تھا۔

ربوہ وہ شہر ہے جس میں مرحوم شاہ فیصل کی شہادت پر خوشیوں کا جشن منایا گیا۔ دل کر دیگیں تقسیم کی گئیں اور رات کو چراغاں۔

اب ہے آئیے آج کے ربوہ پر نظر ڈالیں!

قومی اسمبلی سے اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد اور تنسیخ کے صدارتی آرڈیننس کے بعد کیا واقعی یہ مذہب اور اس کی سرگرمیاں متاثر ہوئی ہیں یا نہیں۔ اس کا جواب کچھ یوں ہے کہ تنظیم کسی جماعت یا ملک کی بقاء کے لئے بنیادی جوہر کا کام دیتی ہے۔ قادیانیوں کی تنظیم کا انکار کرنا حقیقت سے چشم پوشی ہے۔ ربوہ میں ان کے زنانہ و مردانہ اجتماعات باقاعدگی سے ماہانہ اور ہفتہ وار شکل میں منعقد ہوتے ہیں۔ ایوان محمود میں خدام کا ماہانہ اجتماع ہوتا ہے۔ صدر ظفری کی سرپرستی میں ایک مخصوص پالیسی کو عملی جامہ پہنانے کا پروگرام طے ہوتا ہے۔ سابقہ کارکردگی کا جائزہ لیا جاتا ہے ملک میں فرقہ واریت کے پھیلاؤ کی رپورٹ پیش کی جاتی ہے یہ اسرائیلی ڈگر بدستور اسلام دشمنی کی طرف گامزن ہے۔ اسی تنظیم کا کرشمہ تھا کہ سر ظفر اللہ قادیانی نے قائد اعظمؒ کا جنازہ یہ کہہ کر پڑھنے سے انکار کر دیا تھا کہ اگر یہ مسلمان ہے تو میں کافر ہوں اور اگر میں مسلمان ہوں تو یہ کافر ہے گویا اس نے خود کو مسلمان سمجھتے ہوئے قائد اعظمؒ کو معاذ اللہ کافر سمجھ کر نماز جنازہ ادا نہ کی تھی۔

آنجہانی مرزا ناصر سے دو سوال

نو مسلم پروفیسر غازی احمد کی تحریر

پنجاب یونیورسٹی لاہور نے بی اے کے امتحانات کے سلسلے میں مجھے تعلیم الاسلام کالج صدیق آباد میں ناظم امتحان مقرر کیا۔ ایک اتوار کو چھٹی کے دن میں نے مرزا ناصر قادیانی سے ملاقات کا پروگرام بنایا دفتر میں گیا اور ملاقاتیوں کی فہرست میں اپنا نام درج کروایا۔ پہلے نمبر پر ڈاکٹر عبدالسلام تھا ملاقات شروع ہوئی تو ڈاکٹر عبدالسلام تقریباً نصف گھنٹہ تک گفتگو رہے۔ ڈاکٹر سلام کے بعد میری باری آئی میں سیڑھیاں چڑھ کر آگے بڑھا مرزا ناصر سے ملاقات ہوئی۔ مرزا ناصر نے کہا کہ مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے ہندو دھرم چھوڑ کر اسلام قبول کیا ہے میں نے کہا جی ہاں آپ درست فرماتے ہیں۔ رب العزت نے مجھے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے اور میں نے خواب میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک پر اسلام قبول کیا ہے۔

مرزا ناصر نے مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا واقعی آپ بڑے خوش قسمت ہیں۔ بلکہ میں کہوں گا کہ آپ تو اسلام کی صداقت کی دلیل ہیں پھر مرزا ناصر میرے قبول اسلام کی تفصیلات دریافت کرتا رہا میں جواب دیتا رہا۔

تقریباً نصف گھنٹہ اسی گفتگو میں گزر گیا میں نے کہا جناب کافی وقت گزر چکا ہے۔ گستاخی نہ سمجھیں تو ایک طالب علم کی حیثیت سے ایک سوال دریافت کرنا چاہتا ہوں مرزا ناصر قادیانی نے خوشی سے اجازت دے دی۔

سوال:۔ جیسا کہ جناب کو معلوم ہے کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے مشرف بہ اسلام فرمایا ہے اور حدیث میں ہے کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے میری ذات ہی کو دیکھا میرا ایمان ہے کہ میں نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی ہی سے دین اسلام لیا ہے اور میرا یہ ایمان ہے کہ جو عقیدہ اور مسلک میں نے اپنایا ہے وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رضائے عالیہ سے اپنایا ہے آپ حضرات کا نبوت کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ہاں درست ہوتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام سے مشرف فرمانے کے بعد ہدایت فرما دیتے کہ اب تکمیل دین کے لئے قادیان جاؤ۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنجہانی مرزا قادیانی کی نبوت کو قطعاً نظر انداز فرما دیا جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا غلام کا سلسلہ نبوت عند اللہ و عند الرسول درست نہیں بلکہ نبوت کاذبہ کے زمرے میں آتا ہے

مرزا ناصر قادیانی نے سوال سن کر کہا کہ یہ سوال میری زندگی میں پہلی بار پیش کیا گیا ہے آپ کے سوال کی معقولیت میں شک نہیں مگر ملاقاتی کافی بیٹھے ہیں پھر کسی ملاقات میں اس کا جواب دوں گا۔ (یعنی وہ لاجواب ہو گیا)

میں نے عرض کیا مجھے ایک بات اور دریافت کرنا ہے میں نے مرزا قادیانی کی تحریر پڑھی ہے بقول اس کے کہ "میں اور میری جماعت کے افراد فقہی مسلک میں امام ابو حنیفہؒ کے پیروکار ہیں" مرزا ناصر نے کہا کہ میں بھی حنفی مسلک سے تعلق رکھتا ہوں۔

میں نے عرض کیا کہ مرزا قادیانی تو آپ کے خیال میں منصب نبوت پر سرفراز تھے کیا یہ امر منصب نبوت کے شایان شان ہے کہ ایک خدا کا نبی ایک امتی کے فقہی مسلک کا پیروکار اور مقلد ہو۔ کیا یہ مقام نبوت کی توہین نہیں؟ ناصر قادیانی نے کہا کہ اس سوال کا جواب بھی کسی دوسری محفل میں تفصیل سے دوں گا میں مرزا ناصر سے اجازت طلب کر کے رخصت ہوا۔ تمام مرزائی جواب دیں کہ مرزا نبی تھا یا امام ابو حنیفہؒ کے مسلک کا پیروکار، جبکہ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک میں آپ کے بعد مدعی نبوت سے معجزہ طلب کرنے والا بھی کافر بن جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے مجدد، مہدی، عیسیٰ، نبی اور محمد عربیؐ ہونے کا دعویٰ کیا ہے (نعوذ باللہ) یہ تو خدا اور رسول دونوں کی توہین ہے ہم حنفی ہیں اس لئے امام ابو حنیفہؒ کے ہر حکم کو مانتے ہیں۔ اگر مرزائی حضرات

باقی ص۱۱

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

خیر مجسم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم

نذیر احمد بلوچ حیدر آباد

ایک دن رحمت کائنات ؐ نے دیکھا کہ ایک غلام آٹا پیس رہا ہے اور ساتھ ہی درد سے کراہ رہا ہے آپؐ اس کے قریب گئے تو معلوم ہوا کہ وہ بیمار ہے لیکن اس کا ظالم آقا اس کو چھٹی نہیں دیتا۔ آپ نے اس کو آرام سے لٹا دیا اور سارا آٹا خود پیس دیا پھر فرمایا جب تم کو آٹا پینا ہو مجھ کو بلا لیا کرو۔

مکہ میں ایک بوڑھے غلام کو اس کے آقا نے باغ میں پانی دینے کا کام سونپ رکھا تھا۔ باغ سے ندی کا فاصلہ زیادہ تھا ایک دن حضور علیہ السلام نے دیکھا کہ بوڑھا غلام بڑی مشکل سے پانی لا رہا ہے اور اس کے پاؤں کانپ رہے ہیں آپ کا دل درد سے بھر آیا بوڑھے کو آرام سے بٹھایا اور اس کا کام خود کر دیا پھر فرمایا بھائی جب کبھی تمہیں میری ضرورت پڑے بلا لینا۔

ایک دن قبیلہ بنی غفار کا ایک شخص حضورؐ کے ہاں مہمان ہوا اس دن رات کے کھانے کے لئے آپ کے گھر میں صرف بکری کا دودھ تھا آپ نے دودھ مہمان کو پلایا اور خود فاقہ کیا حالانکہ اس سے پہلی شب بھی فاقہ سے تھے۔

غزوۂ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہید کرنے کے لیے کفار نے سرتوڑ کوشش کی آپ کو زخمی کیا اور دندان مبارک بھی شہید کر ڈالے لیکن جب صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان کے لیے بد دعا کیجئے تو آپ نے فرمایا نہیں، میں بد دعا کرنے کے لیے نہیں بھیجا گیا پھر آپ نے یہ دعا مانگی الٰہی میری قوم کو ہدایت دے وہ مجھے نہیں جانتے

تین چیزیں

جنید احمد صدیقی
خوشاب

مال، اولاد، زندگی آزمائش کے لئے ہیں

عہد شکنی، خیانت، کذب گوئی منافقت کی نشانیاں ہیں

کم بولنا، کم کھانا، کم سونا دانشمندی کی دلیل ہیں

ایمان کامل، عمل صالح، تلقین حق و صبر، کامیابی کی ضمانت ہیں

شیطان کا غلبہ

حسین احمد منگن مانسہرہ

عبد الرحمٰن بن زیادؒ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے کہ ابلیس ادھر آ دھمکا لمبا سا چوغہ اور سر پر مختلف رنگوں کی ٹوپی پہنی ہوئی تھی قریب آیا تو چوغہ اتار کر رکھ دیا پھر آگے بڑھ کر سلام کیا آپ نے پوچھا تو کون ہے کہا ابلیس پوچھا کیوں آئے ہو؟ کہا سلام کرنے آیا ہوں کیونکہ آپ کا مقام اللہ تعالیٰ کے ہاں بہت بلند ہے پوچھا چوغہ کیسا ہے؟ کہنے لگا اس سے بنی آدم کو فریب دیتا ہوں فرمایا وہ کون سا گناہ ہے جس کے کر لینے کے بعد تو بنی آدم پر غلبہ پا لیتا ہے کہنے لگا جب اس کا نفس خود پسند ہو جائے اپنے اعمال کو کثیر سمجھنے لگے اور گناہوں کو بھلا بیٹھے تو میں اسی پر غلبہ پا لیتا ہوں۔

فضول خرچی اور بخل

محمد شبیر ساجد فوجی ہوٹل
ڈنیوالہ

ہر آدمی محنت و مشقت کرکے پیسہ کماتا ہے مزدور ہو یا کارخانہ دار، کسان ہو یا زمیندار، دولت حاصل کرنے کے لئے ہزار جتن کرتا ہے پھر اسے اپنی ضرورت پر خرچ کرتا ہے کاہل اور سست انسان دولت نہیں کما سکتا۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے کہ

ترجمہ۔ انسان کو اس کی کوشش کے مطابق ہی ملتا ہے

چنانچہ اللہ تعالیٰ کی اس دین اور محنت کے پھل کو ضائع کرنا عقلمندی نہیں ہے خواہ مخواہ ضرورتوں کو بڑھانا یا بلا ضرورت پیسہ خرچ کرنا فضول خرچی ہے اور فضول خرچی کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کیا اچھا اور سچا اصول سمجھایا ہے کہ نہ کنجوسی کرو اور نہ بے جا خرچ کرو ورنہ ملامت اور حسرت کے ساتھ بیٹھنا پڑے گا۔

فضول خرچی کی طرح پیسہ روک کر رکھنا اور دولت جمع کرنے کی دھن میں لگے رہنا نہ خود کھانا اور نہ دوسروں کو کھلانا "بخل" ہے بخل کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ضرورت کے وقت بھی روپے پیسے کو عزیز رکھے، غریب اور ضرورت مند کی مدد نہ کرے اپنی صحت اور لباس کو خراب رکھے مگر پیسہ جمع کرتا رہے

اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے، ہر وقت اس کو گننے اور شمار کرنے اور دولت کا لالچ کرنے والے آدمی پر نفرین کی ہے اور فرمایا

کیا دولت جمع کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ اس کا مال اسے باقی رکھے گا اور کبھی ختم نہ ہوگا نہیں ایسے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ترجمہ۔ وہ شخص کبھی محتاج نہیں ہو سکتا جو درمیانہ راستہ اختیار کرے یعنی فضول خرچی اور بخل دونوں سے پرہیز کرے

ختم

وقت ہوتا جو مسیحا کا!

۔۔۔ فقیر محمد اسلم سروری قادری بہاولپوری ۔۔۔

ایک دن ایک قادیانی نے حضرت فقیر ارشد صاحبؒ کو مرزا غلام احمد قادیانی سے متعلق یہ شعر لکھا۔ ؎

وقت ہے ئے وقت مسیحا ، نہ کسی اور کا وقت
یہ نہ ہوتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اس شعر کے جواب میں حضرت قبلہ عالم فقیر محمد ارشد سروری قادریؒ نے اپنے شعر کے جواب میں یوں دیا

؎ وقت ہوتا جو مسیحا کا تو نازل ہوتا
ہر فرد اور بشر آپ کا قائل ہوتا
آتا بھی تو آتا ابن مریم
اور نہ اس ابن گھسیٹی سا جاہل ہوتا

روشن باتیں

عبدالاحد پنجارہ ضلع قلات

۱۔ خود اعتمادی کامیابی کا سب سے بڑا راز ہے
۲۔ معافی اچھا انتقام ہے۔
۳۔ دانائی اور عقلمندی حاصل کرو چاہے وہ دشمن کے سینے میں ہو۔
۴۔ گفتگو میں سب سے قیمتی چیز خاموشی کے وقفے ہیں
۵۔ پاؤں پھسل گیا تو پھسل جائے مگر زبان کو نہ پھسلنے دو
۶۔ امیدوں کے سہارے جینا خود کو دھوکہ دینا ہے
۷۔ بات اچھی کر دنا کر پہچانے جاؤ کیونکہ آدمی زبان کے نیچے پوشیدہ ہے۔

خاموشی

مزمل حسین حنفی دیوبندی سلطان جمالی گروٹ

خاموشی عبادت ہے بغیر محنت کے۔
خاموشی قلعہ ہے بغیر دیوار کے۔
خاموشی نقیبالی ہے بغیر ہتھیار کے۔
خاموشی شیوہ ہے عاجزوں کا۔
خاموشی مخزن ہے حکمتوں کا۔
خاموشی جواب ہے جاہلوں کا۔

خیر خواہی اور حقوق

عطاالرحمٰن معاویہ چونیاں

رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

- دین نصیحت اور خیر خواہی کا نام ہے۔
- جسے نہیں جانتے اسے سلام کرنا غریبوں کو کھانا کھلانا، اسلام کی عمدہ خصلتیں ہیں۔
- مسلمان کے مسلمان پر چار حق ہوتے ہیں
  ۱۔ سلام کا جواب دینا۔ ۲۔ عیادت ۳۔ جنازے میں شرکت کرنا ۴۔ دعوت کا قبول کرنا۔
- مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔
- آپس میں تمہاری جانیں اور مال ایک دوسرے کے لئے حرام ہے
- کسی مسلمان کو روا نہیں کہ وہ کسی طبعی ناگواری کی بنا پر تین دن سے زیادہ بھائی کو چھوڑے رکھے۔
- بغض و کینہ نہ رکھو، بھائی کو طعنہ نہ دو حسد اور قطع تعلق نہ رکھو سب مل کر خدا کے بندے اور آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ۔
- اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ ظالم ہو یا مظلوم، مظلوم کو ظلم سے بچانا اور ظالم کو ظلم سے باز رکھنا اس کی مدد کرنا ہے۔
- ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اگر کسی میں نقص ہو تو دوسرے کو آگاہ کرے۔
- جس نے اپنے بھائی کا عیب چھپایا۔ خدا اس کے عیب چھپائے گا۔

مشعل نور

شاہد حسین چکیاہ مانسہرہ

ہادی اعظم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور دنیا و آخرت کی چند نہایت اہم باتوں کی نسبت سوالات پوچھے اس نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں آپؐ نے فرمایا کہ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔ عرض کیا کہ میں سب سے بڑا انسان بن جاؤں فرمایا سب سے بہتر شخص وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔ تمہیں چاہیے کہ سب کے لئے نفع بخش بن جاؤ۔ عرض کیا میری تمنا ہے کہ عادل و منصف بنوں فرمایا سب سے زیادہ خدا کا ذکر کرو خدا کے مقرب بن جاؤ گے۔ عرض کیا میری خواہش ہے کہ میں نیک اور احسان کرنے والا بن جاؤں ارشاد ہوا۔ نماز اس طرح پڑھا کرو کہ گویا تم نماز میں اللہ کو دیکھ رہے ہو۔ عرض کیا کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے۔ فرمایا اپنے اخلاق و عادات سنوار لو ایمان مکمل ہو جائے گا۔ عرض کیا کہ میں خدا کا اطاعت گزار بننا چاہتا ہوں فرمایا اپنے فرائض ادا کرتے رہو گے تو تمہارا شمار اطاعت گزاروں میں کیا جائے گا عرض کیا کہ میں خدا سے اس حالت میں ملنا چاہتا ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک صاف رہوں۔ فرمایا غسل جنابت کی برکت سے گناہوں سے پاک صاف اٹھو گے۔ عرض کیا کہ بڑے گناہ کم ہوں۔ فرمایا استغفار کثرت سے پڑھا کرو گناہ کم ہوں گے۔ فرمایا میں سب لوگوں سے بزرگ تر ہو جاؤں آپؐ نے فرمایا مصیبت کے وقت خدا کی شکایت نہ کرو سب سے بزرگ تر ہو جاؤ گے۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں زیادتی ہو فرمایا ہمیشہ پاک و طاہر رہا کرو۔ رزق میں برکت ہوگی۔ عرض کیا میں چاہتا ہوں کہ خدا کے غضب سے بچ جاؤں فرمایا کسی پر بے جا غصہ نہ کرو گے۔ تو خدا کے غضب و ناراضگی سے بچے رہو گے۔ عرض کیا کہ میں چاہتا ہوں کہ خدا مجھے قیامت میں سب کے سامنے رسوا نہ کرے فرمایا اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرو گے تو خدا تمہیں قیامت میں رسوائی سے بچائے گا۔

بزمِ ختمِ نبوت

سچا خواب!

حبیب اللہ عابد سرڈھیری پشاور

میں ہفت روزہ ختم نبوت میں اچھے اچھے اور پیارے پیارے مضامین پڑھتا ہوں تو بہت خوش ہوتا ہوں۔ اسی تعلق کی بنا پر میں قارئین کرام کی خدمت میں سرحد کے تمام ممتاز عالم دین دار العلوم امداد العلوم پشاور صدر کے شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد حسن جان صاحب کی زبانی سنا ہوا ایک سچا خواب تحریر کر رہا ہوں۔

ایک مرتبہ تبلیغی جماعت کا ایک وفد غلطی سے قادیانیوں کے مرکز ربوہ میں چلا گیا۔ قادیانیوں نے جب تبلیغی جماعت کو دیکھا تو انہیں وہاں سے نکال دیا جس پر جماعت کے امیر نے قادیانیوں سے کہا کہ ہم آپ کو بالکل دعوت نہیں دیتے۔ مگر آپ لوگ ہمیں صرف تین دن یہاں قیام کرنے کی اجازت دیں ہم اپنی نمازیں پڑھیں گے اور تمہارے کسی کام میں دخل نہ ہوں گے جس پر قادیانیوں نے اجازت دیدی۔ جب تین دن ہو گئے تو جماعت کے امیر نے اللہ کے حضور گڑگڑانا شروع کر دیا کہ اے اللہ! ہم سے وہ کونسا گناہ ہو گیا کہ ہمیں یہاں تین دن ہو چکے ہیں ایک آدمی بھی ہمارے ساتھ تبلیغ پر جانے کے لئے تیار نہ ہوا ابھی وہ مصروف دعا تھے کہ ایک شخص آیا جو قادیانی جماعت کا امیر تھا اس نے جب امیر صاحب کو روتے دیکھا تو پوچھا کہ آپ رو کیوں رہے ہیں۔

جناب امیر صاحب نے فرمایا کہ ہم اللہ کے راستے میں اس کے سچے دین کی تبلیغ کے لئے نکلے اور تین دن سے یہاں قیام پذیر ہیں لیکن کوئی ایک شخص بھی ہمارے ساتھ جانے کے لئے تیار نہ ہوا جس پر اس قادیانی نے کہا یہ تو معمولی بات ہے تو تین دن کے لئے آپ کے ساتھ جاتا ہوں لیکن میری ایک شرط ہے کہ آپ مجھے کسی قسم کی دعوت نہ دیں گے۔ چنانچہ معاہدہ ہو گیا۔ اور وہ قادیانی ان کے ساتھ روانہ ہو گیا۔ تیسری رات اس نے ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اس قادیانی نے جماعت کے امیر صاحب سے کہا کہ آپ مجھے کلمہ پڑھائیں اور مسلمان بنائیں جس پر امیر جماعت نے کہا کہ ہم معاہدہ کے پابند ہیں۔ ہم آپ کو کلمہ پڑھنے پر مجبور نہیں کرتے مگر آپ یہ بتائیں کہ یہ تبدیلی کیوں آئی!

اس نے کہا! میں نے خواب میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے ایک کتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ تم میرے عاشقوں کی ساتھ پھرتے ہو۔ اور اس کتے کو بھی مانتے ہو۔ وہ کتا مرزا قادیانی تھا۔ جس پر امیر جماعت نے اسے کلمہ پڑھایا اور سینے سے لگایا۔ جب اس شخص نے واپس اپنے گاؤں جا کر یہ واقعہ کچھ اور قادیانیوں کو سنایا تو وہ بھی مسلمان ہو گئے یہ واقعہ مولانا حسن جان نے حضرت مولانا قاری محمد طیب سے سنا۔

شہر سلطان میں شیزان کا بائیکاٹ

اعجاز حسین مجاہد شہر سلطان

ضلع مظفر گڑھ کا قصبہ شہر سلطان وہ قصبہ ہے کہ جس کے اندر کوئی بھی مرزائی رہائش پذیر نہیں۔ یہاں کے غیور عوام نے تقریباً ۶ ماہ سے شیزان (مردہ باد) کا بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ پورے شہر میں کسی قسم کی چیز فروخت نہیں ہوتی جو مردود مرزائیوں کی ہو۔ سکول میں چند ایک مرزائی لڑکے پڑھتے ہیں جو نزدیکی قصبہ کے ہیں۔ ان پر ہمارے کارکن نگرانی کر رہے ہیں کہ کہیں یہ کلمہ وغیرہ تو نہیں لکھتے علاقہ کے اکثر لوگ مرزائیوں سے نہیں بولتے اور جو بولتے ہیں وہ انشاء اللہ راہ راست پر آجائیں گے۔

چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا!

نزل حسین ضلع سلطانے بہالے گروٹے

رسالہ ختم نبوت عرصۂ ایک سال سے پڑھ رہا ہوں۔ پہلی دفعہ پڑھا تو پھر اس کو چھوڑنے کو جی نہیں چاہا اور اب ہر ہفتے اس کا شدت سے انتظار کرتا ہوں۔ اور جب یہ مجھے ملتا ہے تو ایک ہی نشست میں ختم کر ڈالتا ہوں۔ ایک تجویز ہے کہ رسالے کی ضخامت کو اگر بڑھا دیا جائے تو رسالہ بہت مقبول ہو جائے گا کیونکہ پندرہ ورق سے تو جی نہیں بھرتا۔ اس کے علاوہ اگر صفحہ معلومات اسلامی کے لئے وقف کر دیا جائے تو بہت اچھا ہو گا کیونکہ اسلامی معلومات سے واقفیت ہر مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے۔

شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر دیا ہے

فیصل جنرل اسٹور سوھدرہ

میں ختم نبوت کا کافی پرانا قاری ہوں اس کا شدید انتظار کرتا ہوں۔ ہم سب دوستوں نے شیزان کا مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ختم نبوت پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق دے آمین۔

کام خوب ہو رہا ہے!

خواجہ محمد حسین...... خوشاب،

ایک ادنیٰ سا خادم یہاں پر اللہ کی مہربانی سے قادیانیوں کے خلاف کام بہت ہو رہا ہے اور کوئی قادیانی سر اٹھا کر نہیں چلتا۔ کیونکہ ہمارے قاری سید احمد صاحب بہت کام رہے ہیں اور ہر محلے میں دفتر بنایا ہوا ہے۔ اللہ آپ کے رسالہ کو دگنی رات چوگنی ترقی دے آمین۔

ایبٹ آباد کے لیکچرار صابر حسین کلوروی کا وضاحتی خط اور اس کا جواب

ہفت روزہ ختم نبوت شمارہ نمبر ۲۴ میں ایک مضمون بعنوان "گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد میں مرزائیت کا تماشہ کیوں" ! متعلم گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد محمد حنیف کے نام سے شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا گیا ہے کہ "صابر حسین کلوروی لیکچرار شعبہ اردو کی ملی بھگت سے کے۔ رکے عزیز نامی ایک شخص کو کالج میں بلایا گیا جس نے ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کو غدر کے نام سے موسوم کیا۔ غدر کا لفظ قادیانی ٹولہ استعمال کرتا ہے اس مضمون میں صابر کلوروی صاحب کو قادیانی نہیں کہا گیا البتہ ان کے قادیانیوں سے مراسم اور تعلقات کا ذکر کیا گیا ہے۔

صابر حسین کلوروی صاحب نے ہمیں خط لکھا ہے جس میں وضاحت کی گئی ہے کہ میں قادیانی نہیں ہوں حالانکہ انہیں چاہیے تھا کہ وہ قادیانیوں سے مراسم اور تعلقات کی تردید کرتے۔ تاہم ہمیں اس بات پر خوشی ہے کہ وہ قادیانی نہیں ہیں لیکن انہیں چاہیے کہ اگر ان کے قادیانیوں سے مراسم ہیں تو وہ ان سے مراسم اور تعلقات بھی نہ رکھیں۔ کیونکہ قادیانی مرتد اور زندیق ہیں شریعت اسلامیہ کی رو سے کسی بھی مسلمان کو ان سے تعلقات نہیں رکھنے چاہییں۔

ادارہ

قادیانی کافروں کو تحفظ نہ دیا جائے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کا وزیر اعظم اور صدر مملکت سے پُرزور مطالبہ

کراچی۔ مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب مدظلہ، عالمی مجلس تحفظ کے مرکزی قائدین حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن مدظلہ، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ، مرکزی شوریٰ کے رکن حضرت مولانا علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ کے علاوہ کراچی کے راہنماؤں مولانا محمد انور فاروقی اور مولانا سعید احمد جلالپوری نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے وزیر اعظم کی سفارش پر صدر مملکت نے تا حکم ثانی سزائے موت کو روک دینے کا حکم دیا ہے۔ یہ دانستہ یا نادانستہ قادیانی قاتلوں اور غنڈوں کو بچانے کے لئے ہے۔ کیونکہ اخباری اطلاع کے مطابق پاکستان کی جیلوں میں ایسے صرف چھ قیدی ہیں جو سزائے موت کے منتظر ہیں اور یہ چھ کے چھ قادیانی ہیں چار سکھر جیل میں اور دو ساہیوال جیل میں ہیں۔ یہ امر ملتِ اسلامیہ کیلئے باعثِ تشویش ہے کہ وزیر اعظم اور صدرِ مملکت کو ان قادیانی قاتلوں کے تحفظ کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ سکھر جیل کے چار قادیانی وہ ہیں جنہوں نے رمضان المبارک (۱۴۰۵ھ) کے مقدس مہینہ میں عین صبح کی نماز با جماعت کے دوران سکھر کی تاریخی مسجد منزل گاہ پر بم پھینکے، جس سے ایک معصوم طالب علم حافظ منظور احمد اور ایک نمازی نور محمد بجلی والے موقع پہ شہید ہو گئے، اور شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد مراد صاحب سمیت ایک درجن نمازی شدید زخمی ہوئے۔ اس طرح سکھر کے یہ قادیانی نہ صرف دہرے قتل کے مجرم ہیں بلکہ اسلامی شعائر کی بے حرمتی کے بھی مرتکب ہوئے۔ یعنی رمضان المبارک کی بے حرمتی، نماز کی بے حرمتی، اور مسجد کی بے حرمتی ——— علاوہ ازیں یہ بم کیس صریح طور پر تخریب کاری، غنڈہ گردی اور ملک دشمنی کے ضمن میں آتا ہے۔ اسی طرح کی کھلی جارحیت اور عریاں غنڈہ گردی کا ارتکاب ساہیوال کیس کے قادیانیوں نے کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں ایک ہونہار طالب اطہر رفیق اور قاری بشیر احمد حبیب شہید ہوئے تھے۔

ہم وزیر اعظم اور صدر مملکت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان قادیانی درندوں، غنڈوں اور قاتلوں کو فوراً سزائے موت دی جائے۔ اگر ان قاتلوں اور غنڈوں کو معافی دی گئی تو یہ خونِ شہدار سے غداری اور ان کے وارثوں اور یتیم بچوں پر بدترین ظلم ہوگا۔ اور یہ نئی حکومت کے لئے نہایت بُری فال ہوگی۔ کہ وہ اپنا آغاز ہی قادیانی قاتلوں کے تحفظ سے کرے۔ ہمارے اربابِ اقتدار کو احساس ہونا چاہیئے کہ مسلمان قادیانیوں کے بارے میں کتنے حساس ہیں ان کے خلاف تین مرتبہ ملک گیر تحریکیں چلا کر مسلمان اپنے جذباتِ نفرت کا اظہار کر چکے ہیں۔ اگر ان قادیانی سفاکوں کو مراعات دی گئی تو اس سے مسلمانوں کے جذبات مشتعل ہو کر یہ عوامی ملک گیر تحریک کی شکل اختیار کر سکتے ہیں اور یہ بات صرف نئی جمہوری حکومت کے لئے پریشانی کا باعث ہو سکتی ہے بلکہ ملک کے لیے بھی اس کے اثرات خوش کن نہیں ہوں گے اس لئے ہم وزیر اعظم اور صدر مملکت سے درخواست کرتے ہیں کہ قادیانی قاتلوں اور غنڈوں کو تحفظ دے

باقی صہ ۲۸ پہ

اخبار ختم نبوت

منظور احمد چنیوٹی

امریکی ڈائری

- امریکہ میں وفد ختم نبوت کی شاندار مصروفیات
- اسلامک سینٹر آف ورنج کاؤنٹی، اینگل وڈ، سن گبریل ویلی نارتھ برج اور ورماونٹ اسلامک سینٹر سے اردو، عربی، فارسی اور انگریزی میں خطابات - سوالات و جوابات
- مرزا طاہر نے آدھ گھنٹہ کی تاخیر کے ساتھ نماز مغرب کی تین رکعتوں کی بجائے چار رکعتیں بغیر درمیانی تشہد کے پڑھا ڈالیں
- قادیانیت کا پرچارہ طلاق الہام، اور گیارہ سالہ بچے کا قتل گستاخ رسول قادیانی جوڑے کی پاکستان میں بدنامی

۲۰ اکتوبر ۱۹۸۸ء وفد ختم نبوت کو ۱۰ بجے شکاگو ایئرپورٹ پر رفقاء نے الوداع کیا ریاست کیلیفورنیا کے سب سے بڑے شہر لاس اینجلس کے ایئرپورٹ پر ۲ بجے دوست واحباب نے خیر مقدم کیا ایئرپورٹ سے ہم قیام گاہ پہنچے اور اسی شام ہی پروگرام کے سلسلے میں دوست واحباب کے ساتھ مشورہ ہوا۔ عشاء کے بعد اس شہر کے سب سے بڑے اسلامک سینٹر آف اورنج کاؤنٹی کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر مزمل صدیقی سے بغرض ملاقات ان کے گھر حاضری دی۔ وفد نے اپنی حاضری کا مقصد بتلایا اور لٹریچر کا سیٹ پیش کیا۔ ڈاکٹر صاحب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیوں سے ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ پہلے سے آگاہ تھے۔ آپ نے وفد کا خیر مقدم کرتے ہوئے انتہائی مسرت کا اظہار فرمایا۔ پروگرام کے بارے میں مشورہ کے بعد طے کیا گیا کہ اتوار کو ظہر کے بعد عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر انگریزی میں بیان ہوگا۔ اور بعد ازاں محفل سوال و جواب ہوگی۔

پروگرام کے مطابق ۲۱ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز جمعہ وفد ختم نبوت اسلامک سینٹر اینگل وڈ پہنچا جمعہ سے قبل رفیق محترم مولانا عبدالرحمن باوا نے انگریزی اور اردو میں خطاب کیا جبکہ راقم الحروف نے خطبہ جمعہ دیا جو اسی ختم نبوت کے متعلق تھا، اور جمعہ پڑھانے کے فرائض سرانجام دیئے دونوں بیانوں میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور فتنہ قادیانیت کی شورہ پشتی سے مسلمانوں کو آگاہ کیا گیا حاضرین نے بڑی دلچسپی سے بیانات سنے اور جمعہ کے بعد بھی کافی دیر تک اسی موضوع پر گفتگو رہی۔

۲۲ اکتوبر ۱۹۸۸ء بروز ہفتہ لاس اینجلس سے ۵۰ میل دور جینو شہر جانا تھا جہاں چند احباب سے ملاقات کی گئی واپسی پر مسجد قبا اسلامک سینٹر سن گبریل ویلی میں مغرب کے بعد محترم باوا صاحب کا انگریزی میں خطاب ہوا احقر نے فارسی میں اس کی ترجمانی کی آخر میں سوال و جواب کی محفل بھی رہی۔

۲۳ اکتوبر اتوار اسلامک سینٹر اورنج کاؤنٹی میں پروگرام تھا ظہر کے بعد سینٹر کے ہال میں بڑا اجتماع تھا ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا جو ایک کانفرنس کا سماں پیش کر رہا تھا۔ بیان سے پہلے ڈاکٹر مزمل صدیقی نے وفد ختم نبوت کا تفصیلی تعارف کرایا اور عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت پر روشنی ڈالی بعد ازاں محترم باوا صاحب نے انگریزی میں قادیانیوں کے عقائد و عزائم کے علاوہ مرزا طاہر کی طرف سے جاری کئے گئے چیلنج مباہلہ کے جواب میں تفصیلی طور پر اظہار خیال کیا۔ یہ خطاب پون گھنٹہ جاری رہا بعد ازاں ایک طویل محفل سوال و جواب کی ہوئی۔

اسی روز مغرب کے بعد مسجد نور میں محترم باوا صاحب کا انگریزی میں بیان ہوا۔ اور مختلف سوالات کے جوابات دیئے گئے عشاء کے بعد لاس اینجلس کے فائیو سٹار ہوٹل بیونا پارک میں لینڈ ریزنگ ڈنر پارٹی تھی جس میں ڈاکٹر مزمل صدیقی کے علاوہ ڈاکٹر جمال بداوی اور ری پبلک پارٹی ڈرآف یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ) کے ایک نمائندہ نے بھی تقریر کی۔ وفد ختم نبوت کو بھی خصوصی دعوت دی گئی تھی) رفیق مکرم جناب مولانا عبدالرحمن باوا نے اپنے دس منٹ کے خطاب میں انتہائی نپے تلے انداز میں تقریر کی یہ تقریر انگریزی میں تھی آپ نے کہا کہ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیادی چیز ہے مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعوی کر کے بلا واسطہ اس عقیدے پر حملہ کیا ہے اور مسلمانوں کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے برگشتہ کر کے مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کے ساتھ وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے اس سلسلے میں قادیانی ٹولہ پورے نارتھ امریکہ میں مسلمانوں کے گھروں میں لٹریچر اور کیسٹوں کی تقسیم کے ذریعے قادیانیت کی ارتدادی تبلیغ کرتا ہے اس لئے ہمیں امریکہ کے مسلمانوں نے دعوت دی ہے کہ ہم آئیں اور ان کے سامنے حقیقی صورت کو واضح کریں۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہاں اپنے مسلمانوں میں بھی اس بات کی بیداری پیدا کرنی ہے کہ قادیانیوں کا اسلام کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے قادیانی ٹولہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ ایک علیحدہ امت ہے۔ انہوں نے کہا کہ مرزا غلام نے نہ صرف یہ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی معاذ اللہ سخت توہین کی ہے بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات پر بھی کیچڑ اچھالا ہے۔ تقریر کے بعد اسٹیج پر موجود تمام حضرات کو جیسس اینڈ محمد بر موومنٹ کی ایک کاپی بھی تحفے کے طور پر دی گئی۔

۲۴ر اکتوبر کو وربا ومنٹ اسلامک سینٹر ڈاؤن ٹاؤن جانا ہوا اور وہاں چند احباب سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ ۲۵ر اکتوبر کو ۱۱ بجے دن تا ۲ بجے مستورات میں مسئلہ قادیانیت انگریزی اردو اور عربی میں بیان کیا گیا۔ ظہر کے بعد مجلس سوال وجواب منعقد کی گئی۔

اسی شام کو مغرب کے وقت نارتھ برج اسلامک سینٹر میں چند نوجوانوں سے ملاقات کی گئی مغرب کے بعد یہاں کے ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر حسن الدین ہاشمی سے خصوصی ملاقات کی گئی۔ سنٹر میں احقر نے ۱۵ منٹ اردو میں بیان کیا۔

عشاء کے بعد اس علاقے میں ایک دوست کے مکان پر پہنچے وہاں چند احباب جمع تھے جن سے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت پر گفتگو کی گئی۔

لاس انجلس میں قیام کے دوران قادیانیوں کے متعلق بہت سے واقعات ہمیں بتلائے گئے

(۱) ایک صاحب نے ہمیں بتایا کہ اورنج کاؤنٹی (لاس انجلس) کے قریب ایک مقام پر سکھوں کا خصوصی خفیہ اجتماع ہوا ایک قادیانی بھی اس میں شریک ہوا اس قادیانی نے سکھوں سے کہا کہ ہم پاکستان میں تخریبی کارروائیاں کرنا چاہتے ہیں تم اس سلسلہ میں ہماری مدد کرو ہم تمہاری بھارت میں مدد کریں گے مگر سکھوں نے صاف طور پر انکار کر دیا جس سے وہ قادیانی اپنا سامنہ لے کر رہ گیا۔

(۲) پچھلے سال مرزا طاہر جب کیلیفورنیا کے دورے پر لاس انجلس پہنچا تو ایک شام کو اجتماع رکھا گیا تھا جس میں ریڈیو اور ٹی وی کے نمائندے بھی شریک ہوئے۔

مغرب کے وقت مرزا طاہر اخباری نمائندوں اور ٹی وی والوں کے ساتھ اتنا مصروف ہو گیا کہ مغرب کی نماز میں آدھ گھنٹہ سے زیادہ تاخیر ہو گئی قادیانی لوگ دیکھ رہے تھے اور سمجھ رہے تھے کہ نماز کا وقت جا رہا ہے مگر کسی میں اتنی جرأت نہ ہوئی کہ وہ حق بات کہے آخر کار کافی لیٹ نماز پڑھائی اور دوران نماز وہ انٹرویو میں اتنے گم تھے کہ بجائے تین رکعتوں کے ۴ رکعتیں بغیر درمیانی تشہد کے پڑھا دیں ساری دنیا جانتی ہے کہ یہ نماز نہیں ہوئی مرزا طاہر کو لوٹانی چاہیئے تھی مگر اس نے نہیں لوٹائی، اس سے معلوم ہوا کہ مرزائیوں نے نماز میں بھی تبدیلی کر دی ہے اپنی مرضی سے جتنی چاہیں رکعتیں پڑھ لیں۔

(۳) لاس انجلس میں ڈاکٹر پرویز نامی ایک شخص قادیانیت کا زبردست پرچارک اور مبلغ ہے اور اس کی بیوی بھی مرزائیت کے حلقہ میں خاصا اچھا مقام رکھتی ہے یہ دونوں مرزائیت کی باطل تبلیغ میں دن رات کوشاں رہتے تھے۔

جیسا کہ ہمیں بتلایا گیا ہے کہ اس ڈاکٹر نے ایک گفتگو کے دوران کئی مرتبہ اپنے گندے منہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دریدہ دہنی کی جس کی فوری سزا اللہ تعالیٰ نے اس کو دے دی ہے۔ تفصیل کچھ یوں ہے کہ اس گستاخی کے واقعہ کے بعد اس کی بیوی پر "جعلی الہامات" کے چھینٹے پڑنے شروع ہوئے جو کبھی پہلے بھی پڑا کرتے تھے مگر اب زور شور سے پڑنے لگے ان "الہامات" میں "نیا الہام" بکثرت آنا شروع ہوا کہ تو اپنے شوہر ڈاکٹر پرویز سے طلاق لے لے اور خاص یہی "طلاقی الہام" تسلسل سے آنے لگا۔ آخر کار اس نے عدالت میں اپنے شوہر کے خلاف دعویٰ دائر کر کے طلاق لے لی۔ (مغربی ممالک میں عورت کو بھی طلاق کا حق ہے) اس ڈاکٹر پرویز کے دو لڑکے تھے بڑا لڑکا تقریباً ۱۱ سال کا اور دوسرا چھوٹا تھا طلاق کے بعد عدالت میں بچوں کی پرورش کا مسئلہ چلا چنانچہ امریکی قانون کے مطابق ہفتہ دو دن بچے والد کے پاس اور باقی دن اپنی والدہ کے پاس رہنے لگے ڈاکٹر نے بڑے لڑکے کو اپنے ساتھ ملانے کی کوشش کی مگر وہ ناکام رہا اور عدالت میں اس سلسلے میں مقدمہ چلتا رہا۔ ڈاکٹر نے اپنے پرانے گھر سے دور ایک نیا فلیٹ کرائے پر لیا اور اپنے بھائی عبد الستار کے ساتھ وہاں رہنے لگا۔ دونوں بچے بھی وہیں اس کے پاس آتے تھے۔ ایک مرتبہ جب یہ ملنے کے لئے آئے تو ایک خوف ناک واقعہ رونما ہوا۔ ڈاکٹر نے قریبی پولیس تھانہ میں رپورٹ درج کرائی کہ میرا بڑا بیٹا گم ہو گیا ہے اور ابھی تک واپس نہیں آیا۔ دوسری طرف گاربیج دکچرا اٹھانے والے آفیسر) کی طرف سے پولیس کو رپورٹ درج کرائی گئی۔ کہ ہمیں پلاسٹک کے تھیلے میں ایک گیارہ سالہ بچے کی لاش ملی ہے جس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا ہے مذکورہ لاش ڈاکٹر پرویز کے فلیٹ کے سامنے سے ملی ہے اور بچے کی جیب سے جو آئیڈنٹی کارڈ ملا ہے اس سے پتہ چلا ہے کہ وہ ڈاکٹر پرویز ہی کا لڑکا ہے پولیس نے ڈاکٹر کو گرفتار کر لیا ہے اور گھر سیل کر دیا ہے۔

پڑوسیوں کی شہادت کے بعد رات بھر ڈاکٹر کے گھر سے نل چلنے کی آواز آتی رہی ہے اور وہ دیگر بھی برآمد کر لی گئی ہیں جن سے چھریاں وغیرہ خریدی گئی تھیں اس قتل کے فوراً بعد اس کا بھائی لاپتہ ہو گیا ہے پولیس سرگرمی سے اس کو تلاش کر رہی ہے معلوم ہوا ہے کہ ڈاکٹر نے یہ بیان دیا ہے کہ میں نے قتل نہیں کیا یہ میرے بھائی کا کام ہے ڈاکٹر ابھی تک جیل میں ہے۔

اس واقعہ کی خبر اخبارات میں تفصیلات سے آئی اور ٹی وی نے بھی اسے نشر کیا جس میں یہ بتایا گیا کہ پاکستان کے مسلمانوں کے یہ کرتوت ہیں حالانکہ ڈاکٹر قادیانی ہے اس طرح وہ اپنے اس گھناؤنے جرم کی وجہ سے اسلام اور پاکستان کی بدنامی کا باعث بنا پوری تفصیلات نتائج آنے کے بعد ہی سامنے آ جائیں گی۔

اخبار ختم نبوت

گورنمنٹ ہائی اسکول ربوہ کے غیر مسلم طلبہ سے قرآن مجید کی تلاوت کرانے پر مولانا فقیر محمد کا احتجاج

فیصل آباد (اسٹاف رپورٹر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد نے سیکرٹری تعلیم اور ڈپٹی ڈی پی آئی سکولز پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ گورنمنٹ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں فوری طور پر گریڈ ۱۸ کا نیا ہیڈ ماسٹر مقرر کیا جائے سکول میں قادیانی اساتذہ کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے مؤثر کارروائی کی جائے اور اس سکول کے مسلم اساتذہ کا ہر طرح سے تحفظ کیا جائے انہوں نے کہا کہ اس سکول میں دو ہزار سے زائد طلباء زیر تعلیم ہیں اور اساتذہ کی تعداد ۵۲ ہے جن میں ۲۹ مسلمان اور ۲۳ قادیانی غیر مسلم ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ کچھ عرصہ سے گورنمنٹ ٹی آئی ہائی سکول کے مسلمان اساتذہ کو پریشان کیا جا رہا ہے اور قادیانی غیر مسلم اساتذہ کا عمل دخل بڑھ گیا ہے یہ سب کچھ موجودہ نااہل ہیڈ ماسٹر کی بد انتظامی کا نتیجہ ہے جو سکول میں غیر قانونی طور پر تعینات ہے۔ مولوی فقیر محمد نے کہا کہ امتناع قادیانیت آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۱۴ اگست کو اس سکول میں دو قادیانی غیر مسلم طلباء ادریس احمد اور عبدالحئی سے قرآن مجید کی تلاوت کرائی گئی اور انعامات دیئے گئے انہوں نے مطالبہ کیا کہ قادیانی اساتذہ اور طلباء کے خلاف زیر دفعہ ۲۹۸ سی ت پ مقدمہ چلایا جائے اور نااہل ہیڈ ماسٹر کو فوری تبدیل کیا جائے۔

وفد ختم نبوت کی ٹورنٹو روانگی

کراچی (سعید الرحمٰن ثاقب) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سہ رکنی وفد متحدہ ریاست ہائے امریکہ کے کامیاب تبلیغی دورہ کے بعد کینیڈا کے لئے روانہ ہو چکا ہے امریکہ میں قیام کے دوران وفد ختم نبوت کی شاندار مصروفیات رہیں۔ مساجد میں جمعہ کے خطبوں اسلامک سینٹروں اور دیگر مسلم تنظیموں سے ختم نبوت قادیانیت اور اسلام کی حقانیت پر مدلل مکمل اور ایمان افروز خطابات ہوئے انہوں نے ٹورنٹو روانگی سے قبل ائیرپورٹ پر اپنے الوداع کہنے والوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں بلکہ یہ ایک الگ امت ہے انہوں نے امریکی مسلمانوں کے بھرپور تعاون کا شکریہ ادا کیا اور وہاں کے مسلمانوں کی اسلامی سرگرمیوں میں دلچسپی پر اطمینان کا اظہار کیا مختلف اسلامی تنظیموں کی دعوت پر کینیڈا کے دیگر شہروں میں بھی رد قادیانیت پر خصوصی خطاب ہوں گے وفد نے اپنے مختصر قیام کے باعث شبینہ پروگرام بھی ترتیب دیئے ہیں۔

بقیہ: عالمی مجلس کا مطالبہ

کر مسلمانوں کے جذبات سے نہ کھیلا جائے۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ بھٹو مرحوم کی سزائے موت میں قادیانیوں کا کردار تھا چنانچہ وعدہ گواہ مسعود محمود قادیانی تھا اور بھٹو مرحوم کی موت پر قادیانیوں نے خوشی کے شادیانے بجائے اور اس پر "کلب یموت علی کلب" کا فقرہ چست کر کے "اسے کتے کی موت" قرار دیا (ملاحظہ کیا جائے ماہنامہ "آتش فشاں" مئی ۱۹۸۱ء میں ظفر اللہ خان قادیانی آنجہانی کا انٹرویو) ماڈرن سیاست کے ماہرین یہ نکتہ بخوبی سمجھتے ہیں کہ سابقہ حکومت کی دی ہوئی سیاسی ترکہ کو کالعدم قرار دینے میں چاہے کوئی مضائقہ نہ ہو لیکن خالص مذہبی نوعیت کے معاملات میں مداخلت بھڑوں کے چھتے کو چھیڑنا خطرناک ہوتا ہے۔

کل پاکستان "ختم نبوت یوتھ فورس" کنونشن کی تیاریاں

کراچی (سعید الرحمٰن ثاقب) ختم نبوت یوتھ فورس مرکزی ضلع تھرپارکر سندھ کے پریس سیکرٹری نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ان شاء اللہ مارچ ۱۹۸۹ء کو لاہور یا ملتان میں آل پاکستان ختم نبوت یوتھ فورس کنونشن منعقد کیا جائے گا یہ بیان انہوں نے ربوہ کانفرنس کے بعد پنجاب اور سندھ یوتھ فورسز کے دفاتر کے دورے کے سلسلے میں کراچی پہنچنے پر دیا انہوں نے مزید کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ اور شبان ختم نبوت سرگودھا کے رہنما مولانا محمد اکرم طوفانی نے پنجاب اور سرحد کی یوتھ فورسز کو اس سلسلہ میں گائیڈ اور تیار کرنے کی ذمہ داری قبول کی ہے جبکہ سندھ اور بلوچستان کی یوتھ فورسز کی آگاہی کے سلسلے میں پریس سیکرٹری کا دورہ ہنوز جاری ہے انہوں نے سندھ اور بلوچستان میں کام کرنے والی تمام ختم نبوت یوتھ فورسز رہنماؤں سے اپیل کی کہ اس سلسلہ میں انفرادی و اجتماعی طور پر بھی کوششیں کی جائیں۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ ان شاء اللہ حضرت الامیر خان محمد مدظلہ العالی کے بقول ۱۹۸۹ء ختم نبوت کا سال ہوگا، اور اس سال میں مرزائیوں کے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی جائے گی۔

روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ہوگئی

ڈاکٹر محمد شاہد صدیقی کراچی

پہلے شیزان کا شربت بڑے زور و شور سے پیا کرتی تھی میرا۔۔۔۔ پہلے ارادہ تھا کہ شیزان کو اپنے دواخانے کی زینت بناؤں، لیکن ختم نبوت کے مطالعہ کے بعد شیزان کو بالکل ترک کر دیا ہے میری اہلیہ کو شیزان تحفہ میں ملی تھی میں نے اسے بہت برا بھلا کہا، اور شیزان کو چکھا تک نہیں اس کے عوض اللہ تعالیٰ نے خواب میں دو بار روضہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی عہدیداران

اور مجلس شوریٰ کے اراکین کا اعلان کر دیا گیا

ملتان ۔ ۷ نومبر ۱۹۸۸ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۴۰۹ھ بمقام مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں حضرت اقدس امیر مرکزیہ زید مجدہٗ نے اجلاس طلب فرمایا ۔ آغاز اجلاس حضرت مولانا قاضی اللہ یار خان صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا ۔

حضرت اقدس امیر مرکزیہ زید مجدہٗ نے تمہیدی کلمات ارشاد فرمانے کے بعد مندرجہ ذیل حضرات کو مرکزی عہدہ داران و اراکین شوریٰ کے لئے نامزد فرمایا ۔

مرکزی عہدیداران

۱ ۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن نائب امیر اول ، ۲ ۔ حضرت مولانا ملک عبدالحفیظ مکی نائب امیر دوم ، ۳ ۔ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن ناظم اعلیٰ ، ۴ ۔ حضرت مولانا عبدالرحیم ناظم تبلیغ ، ۵ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی ناظم نشر و اشاعت ، ۶ ، حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب شجاع آبادی ناظم ، ۷ ، حضرت مولانا اللہ وسایا خازن ،

آپ پریشان آخر کب تک ؟

ہمارے کئی بھائی اعصابی کمزوری ، مثانہ جگر کی گرمی تبخیر معدہ ، شوگر ، بے اولادی و دیگر قابل غور امراض کی پریشانی میں مبتلا ہیں اور غیر مستند بازاری کاروباری لوگوں سے علاج کروا کر ہزاروں روپے خرچ کر کے مایوس ہو چکے ہیں جبکہ اللہ کی رحمت سے مایوسی گناہ ہے

ہم ہر مریض کا بااصول علاج بڑی ہی ہمدردی ، توجہ احساس ذمہ داری اور دیانتداری سے کرتے ہیں

ہمارا طریقہ علاج باقی تمام دوسرے اداروں سے مختلف ہے

بفضلہ تعالیٰ ہم ایک خاص طریقہ علاج سے بیماری کو جڑ سے ختم کر دیتے ہیں تاکہ دوبارہ علاج کی ضرورت نہ پڑے

ہمارا جدید معیاری بااصول مستند ادارہ آپ کو آسان سستا اور مختصر علاج فراہم کرے گا ۔

بیرون ممالک رہنے والے حضرات بھی اپنے حالات لکھ کر مفت مشورہ حاصل کر سکتے ہیں ۔

غرباء و طالب علموں کے لئے خصوصی رعایت

ادارہ صنیعہ النجم الصحت حافظ آباد

ضلع گوجرانوالہ پاکستان

ندرت کبیر قائد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا

عبدالحق بانی مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک و سرپرست اعلیٰ جمعیت علماء اسلام پاکستان

کی یاد میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کی بے مثال یادگار پیشکش

شیخ الحدیث نمبر

ضخامت ۲۰۰ صفحات قیمت -/۲۰ روپے

۲۳ دسمبر ۸۸ء کو منصہ شہود پر آ رہا ہے

چند لکھنے والے :

- حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ
- حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن مدظلہٗ (دیوبند)
- حضرت مولانا محمد سالم مدظلہٗ (دیوبند)
- حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہٗ
- حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی مدظلہٗ
- حضرت مولانا سید انور حسین نفیس رقم مدظلہٗ
- حضرت مولانا جسٹس محمد تقی عثمانی
- جناب پروفیسر ساجد میر
- جناب مولانا کوثر نیازی
- جناب مولانا سعید الرحمٰن علوی
- جناب مولانا اشرف علی قریشی
- حضرت مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہٗ
- حضرت مولانا انظر شاہ مسعودی مدظلہٗ
- حضرت مولانا محمد مکی حجازی مدظلہٗ
- حضرت مولانا قاضی مظفر حسین مدظلہٗ
- حضرت مولانا علامہ شاہ بلیغ الدین مدظلہٗ
- حضرت مولانا جسٹس پیر محمد کرم شاہ الازہری
- حضرت مولانا خواجہ حمید الدین سیالوی
- جناب میاں فضل حق
- جناب مولانا عبدالقیوم حقانی
- جناب مولانا عبدالرشید انصاری
- جناب مولانا زاہد الراشدی

اور دیگر ممتاز اہل قلم کے رشحات ملاحظہ کیجئے

اشتہارات اور مضامین کے لیے فوری رابطہ کریں

سید احمد حسین زید مدیر ہفت روزہ ترجمان اسلام چوک رنگ محل لاہور پوسٹ کوڈ ۵۴۰۰۰ فون ۵۳۵۸۱

جبکہ مجلس کی امارت کے لئے شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد صاحب زید مجدہ کو دوبارہ امیر مرکزیہ منتخب کیا گیا ہے۔

ارکان مجلس شوریٰ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ عہدیداران مجلس کی شوریٰ کے رکن بھی رہیں گے ان کے علاوہ

۸۔ حضرت مولانا منیر الدین ۔ کوئٹہ
۹۔ حضرت مخدوم سید انور حسین نفیس رقم ۔ لاہور
۱۰۔ حضرت مولانا انوار الحق ۔ کوئٹہ
۱۱۔ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق ۔ کراچی
۱۲۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن یعقوب باوا ۔ کراچی
۱۳۔ حضرت مولانا محمد شوری ۔ کراچی
۱۴۔ حضرت مولانا احمد میاں حمادی ۔ ٹنڈو آدم
۱۵۔ حضرت مولانا محمد رمضان علوی ۔ راولپنڈی
۱۶۔ حضرت مولانا قاری محمد امین ۔ راولپنڈی
۱۷۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ ۔ اسلام آباد
۱۸۔ حضرت مولانا حکیم عبدالرحمٰن آزاد ۔ گوجرانوالہ
۱۹۔ حضرت مولانا محمد اشرف ہمدانی ۔ فیصل آباد
۲۰۔ حضرت مولانا قاری نور الحق قریشی ۔ پشاور
۲۱۔ محترم صاحبزادہ طارق محمود ۔ فیصل آباد
۲۲۔ محترم حاجی سیف الرحمٰن ۔ بہاولپور
۲۳۔ محترم قاضی فیض احمد ۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ
۲۴۔ محترم حاجی بلند اختر ۔ لاہور
۲۵۔ محترم حاجی لال حسین ۔ کراچی
۲۶۔ محترم صوفی ریاض الحسن گنگوہی ۔ ڈیرہ اسماعیل خان
۲۷۔ محترم حاجی فرزند علی ۔ سکھر
۲۸۔ محترم ملک منظور الٰہی اعوان ۔ سیالکوٹ
۲۹۔ فضیلۃ الشیخ مولانا خلیل احمد ہزاروی ۔ ابوظہبی
۳۰۔ حضرت مولانا محمد یوسف ۔ انگلینڈ
۳۱۔ فضیلۃ الشیخ مولانا محمد ہارون ۔ ابوظہبی
۳۲۔ حضرت مولانا سعید احمد ۔ [illegible]
۳۳۔ محترم راجہ حبیب الرحمٰن ۔ اسپین ۔
۳۴۔ حضرت مولانا ابراہیم میاں ۔ جنوبی افریقہ

شرک کے بعد سب سے بڑا جرم والدین سے سرکشی ہے (ابن ماجہ)

سادہ زندگی گزارنا ایمان میں سے ہے۔

بقیہ: حیات طیبہ

(انا للہ وانا الیہ راجعون)

بر وقت چاشت دوشنبہ ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری بمطابق مئی ۶۳۲ء میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام عالم کو ہدایت پہنچا کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔

مسلم معاشرہ کی تعمیر مستقبل کے معماروں کی تربیت،
جگر گوشوں اور نونہالوں کو فرشتہ صفت، نیک
متقی، پارسا اور اسلام کا مجاہد بنانے
مہد سے لحد تک کے اسلامی آداب وضوابط جاننے، اسلامی زندگی گزارنے اور ہر قسم کی دینی ودنیاوی آزمائشوں سے نمٹنے کے لئے والدین اور مربیوں کی راہنما
اردو زبان میں تربیت کے موضوع پر منفرد، ممتاز شاہکار
اسلام اور تربیت اولاد
ایک ہزار سے زائد صفحات پر مشتمل
اعلیٰ کتابت، طباعت وجلد سے آراستہ
قیمت فی سیٹ
۲۵۰/- روپے
تصنیف: شیخ عبداللہ ناصح علوان الشیخ
ترجمہ: مولانا ڈاکٹر محمد حبیب اللہ مختار
ناشر
دار التصنیف جامعۃ علوم اسلامیہ ـــ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

خالص اور سفید

صاف وشفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ کراچی

پتہ

حبیب اسکوائر ــــ ایم اے جناح روڈ [بندر روڈ] کراچی

طبّی دنیا میں ایک جانا پہچانا نام

دواخانہ ختمِ نبوّة

سابقہ: چشتیہ دواخانہ، قائم شدہ ۱۹۳۵ء

الحاج قاری حکیم محمد یونس [ایم اے]

چشتی، نقشبندی، مجددی

رجسٹرڈ کلاس اے

ھُوالشافی ــــ افتخارُ الاطباء

○ غربا کے لئے علاج مفت ○ طلبار وطالبات کو خاص رعایت ○ ایلوپیتھی ڈاکٹرز" انگریزی علاج "سے مایوس حضرات ایک بار ضرور مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ پہلے وقت طے کریں ○ عام طور پر حکما امراضِ مخصوصہ کے لئے مشہور کر دیئے گئے ہیں۔ الحمد للہ ہمارے ہاں ہر قسم کا علاج کیا جاتا ہے ○ دیسی جڑی بوٹیاں ہی ہمارے مزاج کے مطابق ہیں ○ بیرونی مریض جوابی لفافہ بھیج کر فارم تشخیص مرض مفت منگوا سکتے ہیں مریض کے بارے میں ہر بات صیغۂ راز میں رہے گی ○ عنبر، زعفران، کستوری، سچے موتی اور دیگر نادر ادویات بارعایت دستیاب ہیں۔

اوقاتِ مطب

موسمِ گرما ۷ تا ۲ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء
موسمِ سرما ۱۰ تا ۱ بجے نمازِ عصر تا نمازِ عشاء
جمعۃ المبارک ۱۰ تا ۱۲ بجے نمازِ عصر تا ۹ بجے رات

دواخانہ ختم نبوت، ۵۶/او سرکلر روڈ نزد بنی چوک راولپنڈی، فون ۵۵۱۶۷۵

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

کیا آپکو معلوم ہے

تاج ربر انڈسٹریز ۱۹۶۲ء سے اپنی مصنوعات دنیا کے کئی ملکوں کو برآمد کرتی ہے جس میں برطانیہ بھی شامل ہے

ہماری تمام مصنوعات حفظانِ صحت کے اصولوں پر تیار کردہ ہیں

اچھی طرح دیکھکر خریدیں ہینڈل پر
CANNON
اس طرح واضح چھپا ہوا ہے

کوئی بھی اچھا دکاندار گھٹیا یا جعلی مال فروخت نہیں کرتا اور اگر ایسا ہے تو وہ ملک اور آپ کا دشمن ہے

آٹو میٹک مشین پر تین طرفہ سیلوفین پیکنگ ضرور دیکھیں

کینن کی دیگر مصنوعات بھی طلب فرمائیں!

تاج ربر انڈسٹریز

معیاری مصنوعات کی تیاری
میں ۵۰ سالہ تجربہ کار